تذکرہ

شعرائے اردو

تالیف

میر حسن دہلوی

مرتبہ
و
مترجمہ

عطا کاکوی

تذکرہ شعرائے اردو

تالیف

میر حسن دہلوی

۱۱۹۱ھ

مرتبہ

شاہ عطاء الرحمن عطا کاکوی

یو جی سی پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی

سابق ڈائرکٹر عربی و فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پٹنہ

تاریخ اشاعت — ستمبر ۱۹۷۲ء

تعداد — ۵۰۰

ناشر — عظیم الشان بک ڈپو
سلطان گنج - پٹنہ ۶

قیمت — ۳ روپیہ

کاتب — شمسی عظیم آبادی

مطبع — دی آرٹ پریس سلطانگنج
پٹنہ ۶

عرض مرتب

میر غلام حسن جو میر حسن مشہور اپنی مثنوی سحر البیان سے زندہ جاوید ہیں اس مثنوی نے ان کے اور کمالات علمی وادبی کو پس پشت ڈال دیا۔ وہ بڑے خوشگو غزل سرا بھی تھے اور ایک چھوڑ گیارہ چھوٹی بڑی مثنویاں لکھیں۔ نثری کارناموں میں صرف یہی تذکرہ ان کی یادگار ہے۔ ان کا خاندان ہرات سے ہندوستان آیا۔ میر امامی ہروی ان کے جد اعلیٰ تھے اور وہی ہندوستان آئے۔ میر عزیز اللہ ان کے دادا اور میر غلام حسین ضاحک ان کے والد تھے۔ سب کے سب ذی علم اور شاعر تھے۔ ضاحک کا دیوان ناپید سمجھا جاتا ہے۔ حال ہی میں بتیا راج کے کتب خانہ میں دستیاب ہوا۔ اس کے متعلق معلومات معاصر پٹنہ میں شایع ہوئے ہیں۔ میر حسن کا بھی دیوان مرتب ہے اب تک مکمل طور پر نہیں چھپا۔ میر حسن کی ولادت کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ مصحفی کے بیان کے مطابق ان کی ولادت ۱۱۴۰ھ کے لگ بھگ قرار پائی ہے یعنی وفات کے وقت ان کی عمر ۶۰ سال کے قریب ہوگی۔ بعض محققین ۱۱۵۰ھ کے بعد ان کی ولادت کی تاریخ متعین کرتے ہیں۔ وفات کی تاریخ ۱۲۰۱ھ عشرہ محرم مسلم ہے صرف لطف نے ۱۲۰۵ھ غلط لکھا ہے۔ حسن دہلی میں پیدا ہوئے مگر "ابتدائے جوانی" ہی میں وہاں سے فیض آباد اور لکھنؤ اپنے والد کے ساتھ چلے آئے۔ شروع جوانی خود حسن نے لکھا ہے۔ مصحفی نے بارہ سال کی عمر بتائی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو خواجہ میر درد سے اصلاح کی روایت غلط ہے۔ کسی نے یہ بھی لکھا ہے کہ دہلی میں کسی بت سے دل لگا بیٹھے تھے۔ یہ عمر دل لگانے کے منافی ہے۔ حسن بقول خود ضیا کے شاگرد تھے ہاں یہ بھی لکھا ہے کہ ضیا کا طرز سخن بھا نہ سکا، سودا، میر اور خواجہ درد کا رنگ اختیار کیا۔ مگر حسن یہ نہیں لکھتے کہ ان تینوں میں سے کسی کے شاگرد بھی تھے۔ شوش معرکہ میں ان کو سودا کا شاگرد بتایا ہے

حسن معروف نہیں۔ ایک دوسرے میر حسن یا ابوالحسن وحشت مشہور بہ حسن البتہ سودا کے شاگرد تھے اسی سے مغالطہ ہوا ہوگا۔ خوش معرکہ میں لکھا ہے کہ مثنوی سحر البیان انہوں نے اپنی ایک معشوقہ کی فرمایش سے لکھا۔ اس مثنوی کا سال تصنیف ۱۱۹۹ھ ہے یعنی وفات سے ۲ سال قبل۔ یہ عمر اس روایت کے منافی ہے اسی تذکرہ میں لکھا ہے کہ سودا نے جب یہ مثنوی سنی تو کہا کہ تم ضاحک کے بیٹے نہیں معلوم ہوتے ہو۔ سودا ۱۱۹۵ھ میں فوت ہو چکے تھے اس لئے یہ روایت بھی غلط ہے۔ ہاں گلزار ارم یا رموز العارفین کے متعلق کہا ہو تو عجیب نہیں۔ (تفصیل تذکرہ خوش معرکۂ زیبا مرتبہ راقم میں دیکھیے)۔

تذکرہ شعرائے اردو اپنی گوناگوں خصوصیتوں کے باعث بہت اہم ہے۔ ایک تو اس کی قدامت کہ میر اور گردیزی اور قائم کے تذکروں کے بعد ہی اسکا نمبر آتا ہے اسی زمانہ میں قدرت اللہ شوق نے بھی اپنے تذکرہ کی بنیاد رکھی۔ ان دونوں میں اولیت کا سہرا غالباً میر حسن ہی کے سر ہوگا۔ قائم کے طرز پر حسن نے بھی شعرا کے ادوار قائم کئے ہیں۔ بہتیرے شعرا سے ان کی ذاتی ملاقاتیں تھیں اور اس حیثیت سے بہت ہی مفید اور صحیح حالات پتہ چلتے ہے۔ یہ تذکرہ سنہ ۱۱۹۱ھ میں مرتب ہوا صرف فصیح کے ترجمہ میں ایک جملہ ان کی وفات سے متعلق سنہ ۱۱۹۲ھ اضافہ ہوا۔ ابتدا کب ہوئی کہ اس میں اختلاف ہے حبیب الرحمن خاں شروانی ۱۱۸۸ھ قرار دیتے ہیں۔ عرشی ۱۱۸۳ھ یا اس سے کچھ قبل ہی سمجھتے ہیں۔

یہ تذکرہ دوبار انجمن ترقی اردو سے شایع ہوا اور دونوں اشاعتوں میں شروانی کا مقدمہ ہے۔ قاضی عبد الودود صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس کی دوسری اشاعت کے لئے عبد الحق صاحب نے قاضی صاحب کی خدمات حاصل کیں۔ قریب قریب مرتب ہو چکا تھا صرف مقدمہ لکھنا باقی تھا کہ عبد الحق صاحب کو جلدی تھی انہوں نے شروانی صاحب ہی کے مقدمہ کے ساتھ اس کو شایع کر دیا۔ قاضی صاحب کے پاس اس تذکرہ کا ایک مخطوطہ ہے۔ فی الحال

دستیاب نہ ہو سکا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اس کا ترقیمہ کیا ہے۔ بہرحال یہ تذکرہ اب اردو کے قالب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اشعار حذف کر دیئے گئے ہیں چونکہ یہ تذکرہ اب کہیں بازار میں دستیاب نہیں ہوتا اسلئے اس کی اشاعت ضروری سمجھی گئی۔ حسن نے اس تذکرہ میں میر کے نکات الشعرا اور قائم کے مخزن نکات کا ذکر کیا ہے۔ گردیزی سے وہ ناواقف ہیں۔ ہاں ایک اور تذکرہ کا پتہ وہ بتاتے ہیں یعنی تذکرہ امام الدین منظلوم مگر اب وہ ناپید ہے۔

میر حسن کے چار بیٹے تھے اور چاروں شاعر۔ بیٹوں کا نام تو شیروانی نے بتایا ہے یعنی خلق، خلیق اور محسن اور لکھا ہے کہ تینوں شاعر تھے۔ چوتھے بیٹے کا تخلص مخلوق تھا۔ (تذکرہ ریاض الفصحا) اور نام احسان حسن بتایا ہے۔ اور سب تو میر حسن ہی کے شاگرد تھے۔ مگر خلیق اور مخلوق نے مصحفی سے بھی اصلاح لی۔ کریم الدین نے خلیق کا ایک مرثیہ مرزا اطوار کی خلیق کے نام سے طبقات میں شایع کیا ہے لیکن درحقیقت وہ میر مستحسن خلیق پسر میر حسن کی ملک ہے۔ مسعود حسن صاحب رضوی کے ذاتی کتب خانہ میں خلیق کے مرثیے موجود ہیں اور میر انیس کے اخلاف کے بارے میں بھی ان کا مضمون معلومات افزا ہے۔ میر انیس مشہور مرثیہ گو خلیق کے بیٹے اور میر حسن کے پوتے تھے جنھوں نے اپنے آباؤ اجداد کا نام روشن کیا۔ اور یہ سلسلہ آج تک قائم ہے۔

عطا کاکوی

عطا منزل۔ پٹنہ ۶

۲۵ رجب ۱۳۹۱ھ

م

۱۷ ستمبر ۱۹۷۱ء

فہرست شعرا

دیباچۂ مؤلف

زبانِ قلم حمد و نعت بیان کرنے سے قاصر ہے۔ امّا بعد میر غلام حسن بن میر غلام حسین بن میر عزیز اللہ کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ ہندی زبان کے شعرا نے اپنے دواوین میں گلہائے رنگین معانی اور نازک خیالی کے چمن کھلائے ہیں ایک تذکرہ مرتب کیجیے۔ تاکہ ہر صاحب نظر اس کے مطالعہ سے خدا کی حمد و ثنا اپنی زبان سے ادا کرے کہ اسکی مخلوق نے ایک عروس کو نت نئے معانی سے آراستہ کیا۔ کلام عاشقانہ ہے تو وحشت خیز ہے اگر مجذوبانہ ہے تو غمزہ انگیز۔ بزمیہ ہے تو محفل طنازی۔ اگر رزمیہ ہے تو میدان جانبازی۔ اگر کسی خوش خرام کی تعریف ہے تو کلام کی قمری کبک کو ہبا ریر خندہ زن اور اگر کسی خون آشام کی مدح ہے تو شاعر کی زبان پر چشمک زن۔ الغرض اسی سے حمد کی صحیح تعریف معلوم ہو جاتی ہے کہ ساری تعریفیں معبود حقیقی کے لئے ہیں ہر شاعر کے حالات جو دوستوں کی زبانی سنے اشعار کے نمونوں کے ساتھ درج کیئے گئے۔ اور شعرا کے اسمائے گرامی حروف تہجی کی بنا پر داخل تذکرہ کیئے گئے تاکہ ڈھونڈنے والوں کو مشکل پیش نہ آئے اور اسلاف اور اخلاف کے حق میں دعائے خیر کرے۔ ترتیب تذکرہ سے بندے کا مقصود اصلی یہی ہے اور بس۔ شاید ان بزرگوں کے طفیل میں جامع اوراق کو توفیق ایزدی حاصل ہو۔

ذکر اول

آفتاب - بادشاہ جمجاہ سکندر سپاہ شاہ عالم بادشاہ، شاہی اور فرماں روائی کے شغل کے باوجود کبھی کبھی اتفاقاً رباعی یا ابیات فارسی و ریختہ کہتے ہیں۔ آپ کا تخلص آفتاب خود آفتاب کی طرح روشن ہے۔ (۲ شعر

صبح تو جام سے گذرتی ہے[1]

حرف الف

متقدمین

جاننا چاہیئے کہ ریختہ کی ابتدا زبان دکن سے ہوئی۔

۲ **آزاد** - فقیر اللہ آزاد تخلص حیدر آبادی تھے لڑکپن ہی میں یتیم ہو گئے۔ محلے کے لوگوں نے ان پر شفقت کی۔ جب بالغ ہوئے تو ایک حسین پر فریفتہ ہو گئے۔ بلبل کی طرح نالہ و فریاد کرنے اور صبا کی مانند آوارہ و حیران مارے مارے کسی ایک جگہ قرار نہ تھا چنانچہ فراقی دکنی کے ہمراہ تنہا بیجاپور

---

[1] یہ قطعہ شاہ قدرت اللہ کے کسی شاگرد کا کہا جاتا ہے۔

آباد آئے تھے۔ طبیعت درد مند پائی تھی اور گفتگو بڑی صاف تھی۔ خدا بخشے (۱ شعر)

۳ **احمد** ۔ احمد گجراتی۔ دور قدیم کے۔ اور کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۴ **افضل** ۔ محمد افضل[1] افضل تخلص۔ دور قدیم کے۔ کوئی ہندو بچہ گوپال نامی تھا اس پر عاشق ہو گئے۔ اپنے حسب حال بارہ ماسہ عرف بکٹ کہانی کہی جو اکثر کھتریاں اور گانے والیاں اس کو پسند کرتی ہیں۔ زبان نصف فارسی اور نصف ہندی لیکن قبولیت خدا کی دین ہے دل پر اثر کرتا ہے۔ (۲ شعر)

۵ **اوجی** ۔ حیدر آباد کے پیرزادوں میں تھے۔ ابتدا میں شعر و شاعری پھر عبادت میں مشغول رہے۔ (۱ شعر)

۶ **احمد** ۔ یہ دوسرے احمد گجراتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ سنسکرت اور بھاکا میں ان کی بہت تصانیف ہیں چونکہ ولی اللہ ولی کے معاصر تھے۔ دو تین اشعار ریختہ کے بھی کہے۔ خدا بخشے۔ (۳ شعر)

۷ **امجد** ۔ یہ بھی دور قدیم کے ہیں۔ اکثر قوالوں کی اصل

---

[1] خود اپنا نام گوپال رکھا تھا۔ کسی ہندو عورت پر فریفتہ تھے۔

غزل کو گانے ہیں ؎

سنتا تھا جسے کعبہ و بتخانہ میں آخر
مسجد میں اسے حضرت انساں میں دیکھا

متوسطین

(از اواخر عہد فرخ سیر اور ابتدائے عہد محمد شاہ بادشاہ)

۸۔ **آرزو** ۔ خان مغفور، شاعروں کے سرگروہ، ہند کے استادوں کے استاد، سراج الدین علی خاں آرزو۔ امیر خسرو دہلوی کے بعد ایسا صاحب کمال بزرگ اور نکتہ سنج کو سننے میں نہیں آیا۔ سات دواوین ہیں جو نظیری اور فغانی کے برابر ہیں۔ چند اور تصانیف بھی ہیں۔ مبتذل مضامین کے ارکان میں آپ کی فکر صائب نے زلزلہ پیدا کر دیا۔ فارسی کے شاعر اور عالم فاضل، شہرۂ آفاق، سخن فہمی میں طاق، ریختہ کے استاد شعرا بھی ان کے شاگرد ہیں۔ محض طبیعت بہلانے کو دو چار اشعار ریختہ کے بھی کہے۔ (۴۴ شعر)

۹۔ **انسان** ۔ اسد یار خاں۔ انسانیت اور قابلیت میں حسب کمال اپنے وقت میں درجہ امارت پر پہنچے۔ بڑے کروفر سے زندگی بسر کرتے تھے۔ خدا بخشے (۴۰ شعر) دانشمند ہو کر اس دور کے شعر لصنعت ابہام پر مائل تھے اور مضامین تازہ کی تلاش

میں لگے رہتے تھے چونکہ یہ نئی طرز تھی اس لئے پسند خاطر تھی۔ ان میں سے اکثر تو بیش بہا موتی نکال لاتے تھے مگر اکثر کے ہاتھ میں محض کنکر پتھر ہی آتے۔ مجبوراً یادگار کے طور پر قلمبند کر دینے پر معذور سمجھا جائے۔

اشرف ۔ محمد اشرف۔ یہ میاں آبرو کے ہم عصر تھے (۱ شعر)

اکبر قلی ۔ میرزا اکبر قلی اکبر آبادی۔ (۱ شعر)

افگار ۔ افگار تخلص (۱ شعر)

- **آزاد** ۔ خواجہ زین العابدین۔ دور محمد شاہی کے جوان تھے۔ (۱ شعر)

- **آبرو** ۔ میاں نجم الدین عرف شاہ مبارک آبرو، شاگرد سراج الدین علی خاں آرزو۔ حضرت محمد غوث گوالیاری کے نبیرہ تھے۔ جوانی کی ابتدا ہی سے مشق سخن کرتے تھے۔ اپنے وقت کے خوشگو شاعر تھے خدا بخشے (۴۲ شعر)

- **اشتیاق** ۔ شاہ ولی اللہ درویش تھے، خوبی اور اخلاق میں کامل۔ شاہجہاں آباد کے مشہور کوٹلہ فیروز شاہ میں سکونت تھی۔ ایہام بندا استادوں میں سے تھے۔ حقیقتاً بڑے خوش فکر اور خوش تلاش تھے۔ (۳ شعر)

جبکہ نواب روشن الدولہ نے شاہجہاں آباد سے درگاہ

قطب صاحب تک جس کی مسافت ۷ کوس ہو گی چراغاں کیا تھا تو اس موقع پر یہ شعر اشتیاق نے کہا ؎

ایسا مرید کیوں نہ دو عالم میں تستر ے
پیروں کی راہ میں جو کروڑوں دیا کرے

۱۶۔ **احسن** ۔ میاں احسن اللہ اسی عہد میں تھے۔ بڑے خوبیوں کے آدمی۔ ایہام گوئی پر طبیعت بہت مائل تھی۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۱۷۔ **احسن** ۔ علی احسن خاں، عمدۃ الملک امیر خاں کے خان ساماں، تخلص احسن۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۱۸۔ **الف خاں**، افغانی تھے۔ فقیرانہ لباس میں رہتے تھے خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۱۹۔ **افغان** ۔ ہینگن خاں افغان۔ امۃ الحبیب کی سرکار میں ڈیوڑھی کا ملازم تھا۔ اپنے نام اور نسب کے موافق شعر کہتا تھا۔ (۱ شعر)

۲۰۔ **امیر خاں** ۔ نواب امیر خاں، امیر کبیر اور بڑے ظریف نواب عمدۃ الملک، خوش طبع، شیریں کلام محمد شاہ کے مقرب ترین امیروں میں تھے۔ ان کے لطیفے اور چٹکلے مشہور و معروف ہیں۔ کبھی کبھی اتفاقاً شعر بھی موزوں کر لیتے تھے۔ ان کے دشمنوں کی سازش سے ایک نمک حرام نے قلعہ کے اندر سو ادمی ہی میں شاہجہاں آباد میں قتل کر دیا۔ (۲ شعر)

۲۱۔ **افگار**۔ سید عالی نسب والاحسب میر جیون افگار تخلص
شاہجہاں آبادی۔ زیادہ تر منقبت لکھتے تھے ایک مدت ہوئی
کہ مشہد مقدس کی زیارت کو گئے۔ چونکہ عقیدہ مستحکم تھا
روضہ پر قرآن خوانی کا منصب ملا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز نہ
وہاں کے خادم نے دوسرے فقیروں کی طرح ان کو بھی لنگر خانہ
سے "شتانہ" تقسیم کیا اس کو خواب میں بشارت ہوئی کہ یہ عزیز
میری خاطر ہندوستان سے یہاں آیا ہے۔ اس کو مخصوص قسم
کا کھانا دینا چاہیئے۔ اس شخص کی خوش نصیبی کہ امام زماں جسکی
سفارش کریں۔ ایک شعر وہاں سے کہہ کر یہاں بھیجا ہے۔ سچی
بات یہ ہے کہ مضمون تازہ پیدا کیا ہے۔ خدا اسلامت رکھے ؎

علی کا بیاہ ایسا جگمگا تھا
شب معراج جس کا رتجگا تھا

فقیر حسن نے حسن مطلع کہا اگر قبول ہو تو کیا کہنا ؎

وہ شعلہ طور کا جو تھا سو اس رات
مثال شمع تختوں پر لگا تھا

۲۲۔ **امید**۔ قزل باش خاں۔ غیر ملکی تھے۔ ان کا فارسی دیوان
مشہور ہے۔ بڑے خوش معاش اور یار باش تھے ہندوستانیوں
سے بڑا اختلاط رکھتے تھے۔ اپنی قوم کے لوگوں کے برخلاف یہاں
کے لوگوں سے زیادہ خوش تھے۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

متاخرین

۲۳۔ **اثر** ۔ مشہور فصیح اور صالح، خوش اوقات، نیک سیرت محمد میر تخلص اثر۔ باوقار درویش اور پرتاثیر شاعر، عالم و فاضل، بلند مرتبہ خواجہ میر درد کے چھوٹے بھائی۔ ایک رسالہ کی شرح بنام نوادر بڑے کمال کے ساتھ لکھا اپنے بڑے بھائی کی خدمت میں رہکر گوشہ نشینی اختیار کی ہے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲۹ شعر)

۲۴۔ **الم** ۔ سراپا اشفاق و کرم میاں صاحب میر تخلص الم بزرگ اور بزرگ زادہ عالی نسب والا حسب خواجہ میر درد کے بیٹے۔ کچھ دنوں کے لئے فیض آباد آئے تھے۔ آجکل دہلی واپس جاکر اپنے والد کی خدمت میں رہتے ہیں۔ کبھی کبھی دو چار اشعار بھی کہہ لیتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲ شعر)

۲۵۔ **اجمل** ۔ محمد اجمل، الہ آبادی۔ شاہ خوب اللہ کے فرزندوں میں ہیں، فضیلت و انسانیت کے کمال کے ساتھ علم و تربیت اپنے بڑے بھائی شاہ غلام قطب الدین صاحب سے حاصل کئے۔ فارسی کے شاعر ہیں۔ چند کتابیں بھی لکھی ہیں۔ بندہ نے دو تین بار ان سے ملاقات کی اور ان کا کلام سنا ہے حقیقت میں فکر رسا ہے اور حسن کلام زلف معشوق کی طرح دراز۔

کبھی کبھی ریختہ بھی کہتے ہیں۔ چونکہ اس زبان کا محاورہ جدا ہے خود ہی کم مشقی کی وجہ سے اپنے عجز کا اقرار کرتے ہیں۔ بڑے منصف مزاج ہیں۔ آجکل شاہ خوب اللہ کی سجادگی پر متمکن ہیں۔ (۴ شعر)

۲۶۔ **امیر** ۔ خاں عالیشان محمد یار خاں پسر علی محمد خاں روہیلہ۔ بڑے خلیق، جوہر شناس، طبیعت موزوں ہے محمد قائم سے اصلاح لیتے ہیں۔ خدا قائم رکھے۔ (۲ شعر)

۲۷۔ **اسد** ۔ میر اسد علی۔ سید عالی نسب۔ بڑے وجیہہ۔ سودا کے شاگرد شاہجہاں آبادی تھے۔ آجکل روزگار کی پریشانی کے باعث مرشد آباد چلے گئے۔ خدا سلامت رکھے۔ گنجفہ کی ہجو خوب لکھی اور معانی کے موتی پروئے ہیں۔ طبیعت رسا پائی ہے۔ (۲ شعر)

۲۸۔ **آزاد** ۔ میر ظفر علی۔ دردمند عاشق مزاج۔ شاہجہاں آبادی ہیں مگر مرشد آباد میں مقیم ہیں زیادہ تر فارسی کہتے ہیں۔ نقل بیان کی جاتی ہے کہ بنا بیگم کی ایک کنیز نزاکت نامی پر عاشق ہو گئے ہر چند ملاقات کا موقع نہ ملا تھا مگر دل ہی دل میں محبت کی آگ سلگ رہی تھی۔ ان کی آہ کی گرمی نے طرف ثانی پر بھی اثر کیا۔ ایک دن اس کی مالکہ نے پوچھا کہ تیری حالت ایسی کیوں ہو رہی ہے۔ اس عورت نے مردانہ وار کہا کہ آپ جو چاہے کریں میں فلاں پر عاشق ہوں۔ مالکہ نے غضبناک ہو کر اس کو چوب زنی کی اور

قید میں ڈال دیا۔ میر مذکور نے جب یہ حال سنا تو رو دیے اور کہا ؎

معشوق ز رسوائی من خانہ نشین شد

این بود سزائے نگہ بے ادب ما

الغرض میر موصوف کا کلام نزاکت سے خالی نہیں ہے۔ (۴ شعر)

۲۹ **امین**۔ خواجہ امین الدین۔ ساکن مرشد آباد اور کچھ حال معلوم نہیں۔ سلامت رہیں۔ (۱ شعر)

۳۰۔ **اظہر**۔ میر غلام علی شاہجہاں آبادی۔ میر شمس الدین فقیر کے شاگرد۔ فن شاعری میں مربوط طالب علم۔ فارسی کا دیوان پُر مضامین ہے۔ آجکل ریختہ بھی کہتے ہیں۔ چونکہ شاعری کے محاسن سے واقف ہیں اچھا کہنے لگیں گے۔ طبیعت میں مشکل پسندی ہے خدا سلامت رکھے۔ (۳ شعر)

۳۱۔ **آگہی**۔ شریف سید ہاشمی نسب میر برہان الدین آگہی۔ ریختہ گو شاعر۔ مرثیہ کہتے تھے۔ وطن شاہجہاں آباد بہادر پورہ میں قیام تھا۔ علم تاریخ اور شمشیر شناسی اور لطیفہ گوئی میں ماہر تھے۔ حال ہی میں انتقال کر گئے۔ (۶ شعر)

۳۲۔ **میر امانی**۔ میر امانی پسر میر آگہی۔ بڑی خوبیوں کے جوان تھے۔ طبیعت موزوں تھی۔ راقم سے بہت آشنائی تھی۔ زیادہ تر مرثیہ کہتے۔ روزگار کی پریشانی سے مرشد آباد گئے۔ ان کے

انتقال کا قصہ عجیب و غریب ہے۔ ایک دن کسی کے یہاں مجلس امام منعقد تھی میر مذکور اپنی عادت کے مطابق ممبر پر گئے اور مرثیہ پڑھا۔ ابھی آدھا بھی نہ سنانے پائے تھے کہ سامعین پر رقت طاری ہوئی چنانچہ خود بھی رونے لگے اور ممبر سے پیٹھ لگا کر مثل تصویر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ اب دوسرا بند سنائیں گے۔ جب خاموشی نے طول پکڑا تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے تو دیکھا جان جان آفریں کے سپرد کر دی ہے۔ وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جو غم امام میں جان دے دے۔ ان کی شاعری کی مشق پختگی تک نہ پہنچی تھی۔ مرثیہ گوئی میں حد درجہ انہماک تھا۔ خدا بخشے (۲ شعر)

۳۳۔ آرام[1]۔ رائے پریم ناتھ پسر رائے کشن ناتھ۔ قوم کھتری۔ قائم نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کی ظاہری حالت اپنی طبیعت کی طرح موزوں اور طبیعت کی موزونی ظاہری خوبی سے افزوں تھی۔

بے نظیر خطاط اور بے مثل کمان دار۔
فارسی غزلیں بڑی خوبی سے کہتے ہیں (۱ شعر)

---

[1] اصل کتاب میں تخلص نہیں صرف نام ہی ہے۔ دیگر تذکروں سے تخلص لکھ دیا گیا۔ "ع"

۳۴۔ آشنا۔ ان کا صرف تخلص سنا۔ بندہ سے آشنا نہیں۔
کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ فی الجملہ شاعری سے آشنائی ہے۔
معلوم نہیں کہاں رہتے ہیں۔ جہاں رہیں سلامت رہیں۔ (۴ شعر)

۳۵۔ اکرم۔ خواجہ اکرم۔ خوب آدمی تھے۔ شاہجہاں ہیں تھے آجکل
معلوم نہیں کہاں ہیں۔ تاریخ کہنے میں بڑی مہارت تھی جو
لفظ اور جو بات زبان سے نکالتے تھے تھوڑے ہی غور و فکر سے
تاریخ برآمد ہو جاتی تھی۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۳۶۔ احسن۔ میرزا احسن علی۔ بلند فکر اور طبیعت پرجوش۔
خوش خلق اور نیک نوجوان ہیں ان کا اصلی وطن عرب ہے
مگر یہاں نشو و نما ہوئی محمد یونس خاں کے متوسلین میں ہیں
ابتدا میں میر ضیا کے شاگرد ہوئے آجکل سودا کو کلام دکھلاتے
ہیں۔ قصیدہ اور غزل خوب کہتے ہیں۔ شاعری ہی کے وسیلہ
سے نواب شجاع الدولہ کی سرکار میں سرفراز ہیں۔ طالب علم
ہیں۔ دو تین طرح کے خط اچھا لکھتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔
(۵۰ شعر)

۳۷۔ انشا۔ میر انشاء اللہ۔ خوبان جہاں اور خوش فکران
زماں میں سے ہیں۔ سخن سے آگاہ۔ طبیعت تازہ اور ذوق بے اندازہ۔
معانی کی شراب فرح بخش اور جوانی کا ذوق مسرت افزا ہے۔
حکیم الحکما میر ماشاء اللہ دام افضالہ کے بیٹے۔ انشا تخلص۔

جواں خوش ظاہر اور خوش طبع۔ حضرت قبلہ گاہی (میر ضاحک) کے دلی دوست ہیں۔ ابھی نومشق ہیں۔ ان کا طرز اکثر میر سوز کے طرز سے ملتا جلتا ہے۔ اصلی وطن نجف تھا۔ بنگالہ کی طرف پیدا ہوئے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۸ شعر)

۲۸۔ **آگاہ** ۔ نور خاں، جواں شاگرد شاہ واقف۔ کچھ دنوں میر ضیا سے بھی اصلاح لی ہے۔ قصہ خوانی ذریعہ معاش ہے اس فن میں میر احمد مرحوم کا شاگرد ہے جو قصہ خوانی میں مشہور تھے۔ ظاہری خوبیوں کا جوان ہے خدا سلامت رکھے۔ (۳ شعر) میاں حسرت کی غزل پر شاہ واقف کے مشورہ سے ایک غزل کہی: "نظر دیکھیں تو" ۳ شعر۔ مطلع ہے ؎

جان پائیں جو تجھے ایک نظر دیکھیں تو
تو بھی پردے سے نکل تو ربصر دیکھیں تو

دیکھیں مصرع ثانی میں بعضوں کا خیال ہے کہ چست نہیں ہے۔ بیشک تامل کی جگہ ہے۔

۲۹۔ **اعلیٰ علی** ۔ میر اعلیٰ علی۔ سید عالی شان پسر میر ولایت اللہ خاں مرحوم۔ مرد خلیق متواضع۔ غزل پر مخمس لکھنے کی مہارت پیدا کی ہے۔ خوب خوب تضمین کرتے ہیں۔ منقبت اور مرثیہ بھی کہتے ہیں اور منقبت میں "معجزات" مشہور ہے چنانچہ اکثر

نقشبندی فقرا اس کو پڑھتے ہیں۔ شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے، آبا و اجداد کا وطن توران کی طرف تھا۔ خدا سلامت رکھے (۱۰ اشعر)

۴۰۔ ~~ افسوس ۔ میر شیر علی پسر میر علی مظفر خاں، داروغہ توپ خانہ عالی جاہ، شاگرد میر حیدر علی حیران۔ بنگالہ میں بڑے دولت مند تھے۔ آج کل نواب سالار جنگ کی سرکار میں سرفراز ہیں۔ جوان ہیں ظاہر و باطن آراستہ، علم و حیا سے پیراستہ ذہن سلیم اور طبع فہیم رکھتے ہیں کچھ دنوں میر سوز سے بھی اصلاح لی۔ بندہ سے شعر اکی صحبت میں اکثر ملاقات رہتی ہے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں منصفی کی راہ سے درست سمجھتے ہیں۔ ابتدائی افکار کو ضائع کر دیا آجکل کلام بڑا شستہ اور صاف ہوتا ہے۔ ان کے بزرگوں کا وطن نارنول ہے رنگین جوان ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۱۵ شعر)

۴۱۔ ابوالحسن ۔ میر ابوالحسن پسر میر عبداللہ۔ بندہ نواز گیسو دراز کی اولاد میں سے ہیں۔ چونکہ راقم کے قبلہ گاہ بھی بندہ نواز کے نواسوں میں سے ہیں اس بنا پر ان سے رشتہ داری بھی ہے۔ ان کی پیدائش شاہجہاں آباد کے شہر کہنہ میں ہوئی محلہ لاپلنگ میں۔ خان عالی شان جان عالم خان صاحب کے فیض صحبت سے کبھی کبھی ایک دو شعر موزوں کر لیتے ہیں۔

خدا سلامت رکھے۔ ایک قطعہ میں مضمون تازہ باندھا ہے
(۲ شعر)

۴۲۔ **انتظار**۔ علی نقی خاں عظیم آباد کی طرف رہتے ہیں۔
احوال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۴۳۔ **انگریلیس**۔ محمد شاہ کے دور میں عجیب و غریب انسان تھے۔ جو کوئی ان کے سامنے کوئی شعر خواہ عربی خواہ فارسی رباعی یا دوہرہ ہندی پڑھتا وہ سنتے ہی فی البدیہہ انہیں الفاظ کے موافق بے معنی موزوں شعر سنا دیتے۔ کچھ بھی غور و فکر نہ کرتے۔ جب ان سے دوبارہ پڑھنے کو کہا جاتا تو قاصر رہتے بلکہ دوسرے ہی طرح موزوں کر کے سنا دیتے۔ نقل ہے کہ ایک روز کہیں رقص کی محفل تھی ایک عورت ناچ رہی تھی کسی نے فرمائش کی کہ اس عورت پر فوراً کچھ کہیئے جلدی ہی کہا ؎

کودے کود اگر چھیل کو بجھاتا ہے تجھے
پچھی ہو بیٹھ . . . .

۴۴۔ **آشوب**۔ ایک چیچک رو دراز قد مسخرا پن کا شیدا مہمل بے معنی اشعار کہتا ہے لوگ سن کر ہنستے ہیں بلکہ کچھ سناتے بھی ہیں چونکہ بہرا ہے خود بھی ہنستا ہے اور لوگوں کو ہنساتا ہے (۱ شعر)

۴۵۔ **اولی** ۔ میر اولاد علی، اولی تخلص۔ جوان ہے ہندوستان
کی پیدائش ہے۔ آبا و اجداد سادات بارہہ سے ہیں طبیعت
موزوں رکھتا ہے۔ سلامت رہے۔ (اشعر)

۴۶۔ **اشرف** ۔ محمد اشرف مرشد آبادی۔ جان برشٹو صاحب
فرنگی کے دارو غۂ اخبار میں سرفراز ہے۔ طبیعت موزوں
ہے۔ ایک شیر نامہ کہا ہے، ہندی کم اور فارسی زیادہ کہتا ہے۔
خدا سلامت رکھے۔ (اشعر)

۴۷۔ **اعظم** ۔ محمد اعظم کسی عطار کا بیٹا۔ بارہ برس کے سن
سے شعر کہنے لگا۔ اور راقم کتاب ہذا سے اصلاح لیتا تھا جب
اس کے والد مر گئے تو اس یتیم کا کوئی مونس و ہمدرد نہ رہا۔
بندہ نے از راہ محبت چند نصیحت مندانہ باتیں کہیں بار بار
میرے کہنے سے اپنے باپ کی دوکان پر بیٹھنے لگا کہ فکر معاش
سب سے مقدم ہے۔ اس کی عمر بارہ ہی سال کی تھی کہ بعض
نالائقوں نے اس کو زنکہ بازی کی لت میں مبتلا کر دیا۔ تھوڑے
ہی عرصہ میں قرض دار اور پریشان کرا دیا۔ بیچارہ اپنی
ساری معیشت برباد کر کے قرض داروں کے ڈر سے شہر شہر
مارا مارا پھرتا رہا ایسی حالت میں شاعری کی مشق کیا خاک
ہوتی حالانکہ طبیعت بڑی موزوں پائی تھی۔ خوب کہتا لیکن
قسمت ہی میں نہ تھا۔ ایک عرصہ کے بعد نواب آصف الدولہ

کی سرکار میں ترک سواروں کے ذیل میں ملازم ہوا۔ اگرچہ اچانک عارضہ ہیضہ میں مر گیا۔ خدا بخشے۔ (۷ شعر)

حرف ب

متقدمین

۴۸۔ **بیچارہ** ۔ کوئی دکنی تھا عہد عالمگیر سے پہلے۔ خدا بخشے (۱ شعر)

۴۹۔ **بیدل** ۔ میرزا عبدالقادر بیدل۔ شاعر زبردست، فارسی کا صاحب طرز شاعر۔ فارسی تذکروں میں ان کی تعریف لکھی ہوئی ہے۔ بندہ کی کیا مجال کہ ایسے عارف باللہ کے احوال لکھے۔ ان کے دو ہندی اشعار سنے وہی تبرک کے طور پر لکھ دئے۔ (۲ شعر)

۵۰۔ **بسمل** ۔ ان کے احوال معلوم نہیں۔ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ دور قدیم کے شاعر تھے۔ (۱ شعر)

متوسطین

۵۱۔ **بیرنگ** ۔ دلاور خاں۔ شاگرد میاں یکرنگ۔ محمد شاہی عہد کے۔ پہلے بیرنگ تخلص کرتے تھے اس کے بعد بیرنگ رکھا۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۵۲۔ **بیتاب**۔ محمد اسمٰعیل۔ درد مند درویش تھے۔ میاں یکرنگ کے شاگرد گھوڑے سے گر کر بیمار پڑے آخر مر گئے (۲ شعر)

۵۳۔ **بے نوا**۔ ابتدائے عہد محمد شاہ میں شاہجہاں آباد آئے۔ ظریف تھے قصبہ سنام کے باشندہ۔ ایک دن کہیں میاں آبرو سے ملاقات ہو گئی۔ وہ کچھ بے رخی سے پیش آئے تو انہوں نے کہا اے میاں آبرو تم "تین آنکھیں" ہونا نہیں جانتے۔ چونکہ آبرو کانے تھے یہ لطیفہ بہت مناسب چسپاں ہوا۔ لوگ سن کر ہنس پڑے۔ الغرض عجیب مسخرے تھے۔ خدا بخشے (۲ شعر)

۵۴۔ **بہار**۔ لالہ ٹیک چند۔ فارسی کے شاعر تھے۔ اصطلاحات فارسی سے بہت با خبر تھے۔ سراج الدین علی خاں آرزو کے یاروں (شاگردوں) میں تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ (۴ شعر)

۵۵۔ **بیان**۔ میاں بیان۔ شاعر شیریں بیان، خوشگو خواجہ احسن اللہ۔ میرزا مظہر جان جاناں کے شاگرد شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے۔ آج کل معلوم نہیں کہاں ہیں۔ پرچم نام انکا مشہور ہے بہت خوب کہا ہے۔ رباعیات بھی دل پذیر کہتے ہیں ان کا کلام حسینوں کے تبسم کی طرح نمکین اور ان کا بیان دلبراں کی قند کی طرح شیریں بندہ کو ان کا کلام بہت پسند ہے۔ جہاں

بھی ہوں سلامت رہیں۔ (۶۹ شعر)

۵۶۔ **بیتاب** ۔ سنتوکھ رائے۔ قائم کے تذکرہ سے معلوم ہوا کہ کم دماغ اور خلوت پسند تھے۔ معلوم نہیں کہ آجکل کہاں ہیں۔ اُس زمانے میں ان کی طبیعت کا زور روز بروز ہلال کی مانند فروغ پر تھا اور ربط کلام کو خوب سمجھتے تھے۔ خدا زندہ رکھے۔ (۱۳ شعر)

۵۷۔ **بیدار** ۔ میاں محمد علی (محمدی) محمد شاہی دور کے جوان۔ مرتضیٰ قلی بیگ فراق شاعر فارسی کے شاگرد تھے۔ چودہ سال کے قریب ہوئے کہ بندہ نے ان کو شاہجہان آباد میں لباس فقیری میں دیکھا تھا۔ دردمند طبیعت پائی تھی۔ دبلے پتلے تحیف علم و حیا سے آراستہ تھے۔ آجکل معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۲۳ شعر)

متاخرین

۵۸۔ **بیتاب** ۔ فاضل و عالم شاہ علیم اللہ الہ آبادی۔ آجکل ان کے مکان پر مشاعرہ ہوتا ہے۔ فارسی گو ہیں۔ ریختہ گویوں کی خاطر سے کبھی کبھی دو چار شعر ریختہ کہہ لیتے ہیں۔ کلام ہی سے ظاہر ہوگا۔ بڑے بزرگ آدمی ہیں۔ (۳ شعر)

۵۹۔ **بقا** ۔ شیخ بقا اللہ پسر حافظ لطف اللہ جو لکھنو میں مشہور رہیں۔ بڑی خوبیوں کے جوان ہیں۔ خوش فکر اور خوش اندیشہ۔

فارسی میں فاخر مکین سلمہ اللہ کے شاگرد۔ ریختہ کا بھی شوق رکھتے ہیں۔ نقیر سے صحبتیں گرم رہتی ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۵ شعر)

۶۰۔ **بسمل**۔ گدا علی بیگ۔ سپاہی پیشہ۔ جوان چیچک رو نمکین۔ فیض آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا دیک نامہ مشہور ہے۔ (۹ شعر)

حرف پ

متقدمین

۶۱۔ **پیام**۔ شرف الدین علی خاں۔ فارسی کے شاعر تھے۔ صاحب دیوان۔ محمد شاہ کے عہد میں تھے۔ ریختہ بھی طرز ایہام میں جو اس دور میں رائج تھا کہتے تھے۔ وطن اکبرآباد تھا۔ مدت ہوئی کر وفات پاگئے۔ خدا رحمت کرے۔ (۳ شعر)

۶۲۔ **پنچھا**۔ شاہ پنچھا۔ شاہجہاں آباد میں ایک فقیر تھے۔ کاغذ اور قلم ساتھ رکھتے تھے۔ جہاں بیٹھ جاتے وہیں شعر کہتے اور لکھتے جاتے فارسی بھی اردو و ہندی بھی۔ (۱ شعر)

حرف ت

متقدمین

۶۳۔ **تجرد**۔ میر عبداللہ سید عبدالواسع (عبدالولی عزلت) کے شاگردوں میں دورِ قدیم کے شاعر ہیں اور کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۶۴۔ **تاناشاہ**۔ ابوالحسن تاناشاہ رحمۃ اللہ دکن کے بادشاہ تھے اور پوری عیاشی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کا ایک مطلع دکنی زبان میں سنا گیا ؎

کس دھر لکھوں کاں جاؤں میں ۔ ۔ ۔ ۔ بارہ باٹ ہے

متوسطین

۶۵۔ **تمکین**۔ میاں صلاح الدین فردوس آرام گاہ کے عہد میں ایک درویش تھے۔ کسی سے سروکار نہ تھا۔ ہر رنگ میں زندگی بسر کرتے تھے۔ (۱ شعر)

۶۶۔ **تاباںؔ**۔ میاں عبدالحی۔ محمد شاہ کے عہد میں مشہور و معروف اپنے وقت میں بے نظیر تھے۔ سید زادہ تھے حسن اور وجاہت میں کامل۔ سارا عالم ان کے حسن پر فریفتہ تھا۔ بلکہ ریختہ کی گرم بازاری اسی شعلہ رو کی وجہ سے دوبالا ہوگئی۔ اکثر لوگ اس فن کو وسیلہ بنا کر ان کی صحبت میں شریک ہوتے۔ مزہ دار اور رنگین طبع شاعر تھے کلام میں حسن یوسف کا جلوہ تھا اور بیان میں احسن القصص کی طرح عشق یعقوب کی سی گرمی۔ عاشق معشوق مزاج تھے اور ایک لڑکے سلیمان نامی پر فریفتہ تھے۔ جب ان کی زندگی کے سات آٹھ دن باقی رہ گئے تو توبہ کی شراب کی کثرت استعمال ان کا مزاج بن گئی تھی اسلئے اس کو ترک کرنا گویا

زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ میرزا محمد علی حشمت کے شاگرد تھے۔ گویا ان کی زندگی کا آفتاب تاباں شروع جوانی ہی میں غروب ہو گیا۔ خدا بخشے۔ (۳۹ شعر)

۶۷۔ **تقی** ۔ محمد تقی سید نجیب الطرفین۔ حضرت امام حسین کے مرثیہ گویوں میں تھے۔ عرف میر گھاسی۔ بندہ نے ان کو نہیں دیکھا لیکن ان کے اکثر اوصاف سنے۔ شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے۔ آج کل فرخ آباد کی طرف قیام ہے۔ کبھی کبھی شعر بھی کہتے ہیں۔ (۵ شعر)

حرف ث

متوسطین

۶۸۔ **ثاقب** ۔ میاں آبرو کے شاگرد ایک مرد درویش تھے۔ آخر میں خاں آرزو کو کلام دکھلاتے تھے۔ (۱ شعر)

۶۹۔ **ثابت** ۔ شجاعت اللہ خاں۔ میاں حسرت کے شاگرد۔ دور متاخرین کے ہیں۔ نواب شیر افگن خاں کے نواسہ اور نواب دلی دلیر خاں کے پوتا۔ شاہجہاں آباد کے متصل ایک قصبہ پانی پت کے رہنے والے پہلے کبھی کبھی شعر کہتے تھے آج کل کہنا چھوڑ دیا۔ خدا سلامت رکھے۔ (۶ شعر)

۷۰۔ **ربیناتھ سنگھ**[۵] ۔ بڑے اچھے محرر اور بے نظیر مورخ تھے۔

۵۔ اصل کتاب میں ان کو حرف ث میں شامل کیا ہے معلوم نہیں کیوں کیا تھا۔ "ع"

صاحب کمال عمر ستر سال کی۔ خواجہ میر درد کے متقدین میں ہیں۔
فن تاریخ گوئی میں انتی فکر رسا ہے کہ اکثر قصیدے ایسے لکھے کہ
جن میں ہر مصرعہ سے ممدوح کی تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ دوستوں
کی فرمائش سے بہت سی تاریخیں کہیں۔ مجھ سے بڑی آشنائی ہے
سلامت رہیں۔ ایک چاہ کی تاریخ کہی ؎

" آب ازین چاہ بے نظیر برآ "

آب کا تعمیہ خوب مناسب لایا جو بے تعمیہ تاریخ سے بہتر ہے۔

حرف ج

متقدمین

۷۱۔ **جنون**۔ اکبرآبادی۔ دورِ قدیم کے اور حال معلوم نہیں (شفیق)

متوسطین

۷۲۔ **جعفر**۔ میر جعفر زٹلی۔ نادرِ زمانہ اور اعجوبۂ روزگار تھے۔ ادنیٰ
اور اعلیٰ سب ان سے ملتے تھے۔ آج کل اگر کوئی کسی کی ہجو کہے تو اس کو
اپنی تعریف سمجھیں گے۔ غرضکہ میر موصوف ہجو ہو یا مدح اپنے طرز میں
خوب کہتے تھے اعظم شاہ کی تعریف میں کہا۔ ؎

نگین سلیماں کہ تابندہ بود ؞ ہمیں اسم اعظم بر و کندہ بود

نقل ہے کہ ایک روز میرزا بیدل کے پاس گئے۔ میرزا ایک مصرعہ کی
فکر میں تھے ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے پوچھا کہ قبلہ! آپ نے کون سا
مصرعہ موزوں کیا ہے فرمایا " لالہ بر سینہ داغ چوں دارد "

میر موصوف نے کہا اس میں تامل کیا ہے" چو یکے سبز زیرہ .... دانہ"
یہ سنکر میرزا جھلا گئے ان کو کچھ دے دلا کر ٹالا۔ خدا بخشے۔ ان کی
ایک مثنوی ہے جس کو اکثر لڑکے پڑھتے ہیں ؎

شنو اے طوطی روحانی من
ذکر الفت بہ رنگیں پنجرۂ تن

نہ تو یاں ہے نہ یہ پنجرہ رہے گا
بلا کر لال تجھ کو کیا کہے گا

جعفر بہ بوستان جہاں دم غنیمت است
شادی نصیب اگر نہ شود غم غنیمت است

شاہزادہ کی ہجو میں کہا ؎

چہارم پسر ڈومنی کا جنا
برج میں رہے جوں .....

۷۳۔ **جعفر علی خاں** ۔ میرزا مومن بیگ کے بیٹا۔ محمد شاہی
جوان۔ نواب عمدۃ الملک امیر خاں سے متوسل تھے بادشاہ نے
سہ ہزاری منصب عطا کیا تھا۔ امیروں میں مشہور تھے۔ ذہین
اور ذکی تھے طبیعت رسا تھی۔ سوائی رام راجا کوئی تھا اس پر
عاشق تھے۔ چنانچہ ایک مثنوی اس کے عشق میں لکھی (۷ شعر)
منقبت میں (۸ شعر) معشوق کی تعریف میں (۲ شعر) آمد جنوں

ہیں (۱ شعر) ایک مثنوی حقہ نیز در س آرام گاہ کی فرمائش پر چند بیت لکھی اس کے بعد میاں حاتم نے اس کو مکمل کیا (۲ شعر)
اشعار متفرقہ (۶ شعر)

۷۴۔ **جوہر**۔ آشنائی کے چراغ اور انجمن کی زینت شجاع اور بامروت میرزا احمد علی بڑے خلیق اور یار باش شیخ اسرار سلمہ کی زبانی سنا کہ ان کے گھر پر اکثر شعرا کا مجمع رہتا۔ وطن اصلی انکا ایران تھا لیکن یہ خود شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے۔ طبیعت موزوں پائی تھی۔ اکثر فارسی کہتے تھے۔ ریختہ کی بھی ایک غزل جو لکھی جائے گی ان سے یادگار رہ گئی۔ لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے کسی دوست سے کہیں خانہ جنگی ہوئی۔ یہ خبر سن کر وہ معرکہ میں شریک ہو گئے دشمن کو موت کے گھاٹ اتارا آخر خود ہی شہید ہو گئے۔ غرضکہ دوستوں کے لیے جان تک سے دریغ نہ کیا۔ خدا بخشے۔
غزل:۔ آتش دہ چمن ہو یا برق آشیاں ہو الخ۔ (۴ شعر)

۷۵۔ **جرأت**۔ میر مستقیم۔ سیادہ زادہ عالی ہمت محمد شاہی دور کے جوان۔ بندہ نے صغر سن میں ان کو شاہجہاں آباد میں دیکھا تھا۔ بڑے خوبصورت تھے۔ بے اختیار دل ان کی طرف کھنچتا تھا۔ آج کل سنا کہ پورب کی طرف کہیں درویشانہ زندگی گذارتے ہیں سلامت رہیں۔ (۴ شعر)

۷۶۔ **جولاں**۔ میاں رمضانی محمد شاہی جوان۔ بے نظیر کماندار

تھے اور کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

متاخرین

۷۷۔ **جنون**۔ میر علی مقتدا شاگرد شاہ فصیح۔ کچھ حال معلوم نہیں کلام میں پختگی نہیں آئی ہے۔ (۲ شعر)

۷۸۔ **جگن**۔ میاں جگن۔ شیر افگن خاں کے خالہ زاد بھائی۔ میر تقی کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مشہور لوگوں میں نہیں ہیں۔ (۱ شعر)

۷۹۔ **جذب**۔ میر مظہر علی، عظیم آباد میں رہتے ہیں۔ کبھی کبھی ریختہ کہتے ہیں۔ سلامت رہیں۔ (۱ شعر)

۸۰۔ **جوشش**۔ میاں محمد روشن۔ ساکن عظیم آباد۔ خوش طینت، نیک اعتقاد، شیریں کلام، صاحب دیوان۔ اس دیار کے خواص میں سے ہیں۔ بندہ سے ان کی ملاقات نہ ہوئی اور دوری کے باعث ان کے اشعار بھی نہ ملے ہاں چند اشعار میرزا فدوی سلمہٗ کی زبانی سنا وہی لکھا۔ (۴ شعر)۔ کلام شاعرانہ ہے۔ کسی کی زبانی سنا کہ تذکرہ کی تالیف میں مشغول ہیں۔

۸۱۔ **جان عالم خاں**۔ خان عالیشان، بلند مکان، نواب روشن الدولہ مرحوم کے بھتیجا۔ اور مفتخر الدولہ کے بیٹا۔ نثر و نظم دونوں پر قدرت کامل۔ صاحب معانی اور طبیاع۔

بڑے اچھے خطاط۔ اشعار بے حساب اور دُرِّ یتیم کی طرح تاباں۔
ابتدا میں میر سوز سے اصلاح لی۔ غزل میں تخلص نہیں لاتے ہیں۔
شہرت کے محتاج نہیں۔ قابل بھی ہیں اور قابل کو دوست رکھتے
ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲ شعر)

۸۲۔ **جرأت**۔ میاں قلندر بخش۔ میاں حسرت کے شاگرد۔
جوان چیچک رو۔ خوش خلق، نیک خو، کلام نمکین اور بیان
شیریں۔ بڑے صاحب شعور اور خلاق معانی۔ دراصل
شاہجہاں آباد کے رہنے والے فیض آباد میں نشو و نما ہوئی۔
شعر گوئی کا بڑا شوق ہے۔ گرچہ علم موسیقی اور ستار نوازی
میں بھی دستگاہ ہے مگر جیسا کہ مشہور ہے فن شعر کے دیوانہ
ہیں۔ کبھی فکر سخن سے بیگانہ نہیں رہتے۔ بڑے دردمند اور
گداز طبع ہیں۔ مثنوی ہجو برسات اور کشمل نامہ بھی ان کی تصنیف
سے ہے۔ جوان ہی ہیں حلم و حیا سے آراستہ خدا سلامت
رکھے۔ (۷ اشعر)

۸۳۔ **جلال الدولہ**۔ جلال الدین وکیل مرہٹہ اور مشیر
عماد الملک۔ (۱ شعر)

حرف ح

متقدمین

۸۴ **حبیب** حبیب و حسن تخلص کے دو دکنی شاعر تھے
۸۵ **حسن** ان دونوں کے اکثر اشعار بحر کبت میں

دیکھیے چونکہ الفاظ آپس میں مربوط نہ ہوتے تھے اسلئے یہاں لکھے نہ گئے۔

متوسطین

۸۶۔ حیا۔ کوئی شاعر ہے چند اشعار دورِ متوسطین میں دیکھے۔ گمان غالب ہے کہ شاید کوئی عورت ہو کچھ حال معلوم نہیں۔ کلام بے ربط ہوتا ہے۔ (۱ شعر)

۸۷۔ حاتم۔ شیخ محمد حاتم۔ صاحب کمال شاعر اور پسندیدہ افعال۔ عالی فطرت بلند ہمت، میاں آبرو کے معاصر دو دیوان مرتب کئے ہیں۔ ایک زبان قدیم میں ایہام کے طرز میں۔ دوسرا زبان حال ادائیہ میں۔ ان کی شاعری کا بڑا شہرہ ہے۔ اکثر ہند کے گانے والے ان کی غزلیں گاتے ہیں۔ آج تک شاہجہاں آباد میں مقیم ہیں۔ (۲ اشعر)

۸۸۔ حاتم۔ سید حاتم علی خاں۔ یہ بھی دورِ متوسطین میں ہیں۔ جون پور میں پیدا ہوئے۔ میاں مضمون کے شاگرد۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۸۹۔ حشمت۔ عالی ہمت، بلند فطرت، سید محتشم علی خاں پسر میر باقی سپاہی پیشہ عمدہ روزگار رکھتے میر ولایت اللہ خاں کے چھوٹے بھائی۔ ریختہ اور فارسی دونوں کہتے تھے۔ فہمیدہ، سنجیدہ

متواضع، مؤدب، آخر میں ملازمت ترک کر دی خانہ نشیں ہو گئے اور اچانک وفات پا گئے۔ (۲ شعر) ان کا یہ واسوخت مشہور ہے۔ ؎ "کیوں رے دل جا ہی پھنسا میں نہ تجھے کہتا تھا"
اس کا دوسرا بند بندہ کو بہت پسند ہوا۔
"حاسداں تم کو جدا بیٹھ کے بہکاتے ہیں الخ" (۴ شعر)

۹۰۔ **حزیں**۔ میر محمد باقر اکبر آباد کے سید سپاہی پیشہ شاگرد میرزا مظہر۔ ایک مدت سے بنگالہ کی طرف گئے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۹ شعر)

۹۱۔ **حشمت**۔ محمد علی شاگرد محمد علی بیگ قبول کشمیری تھے اور عبدالحی تاباں کے استاد۔ مربوط گو اور مشکل پسند شاعر تھے۔ قطب الدین علی خاں کے ہمراہ سہارن پور کی طرف قتل ہوئے۔ (۲ شعر)

۹۲۔ **حسن**۔ میرزا حسن علی جعفر علی خاں کے بھائی۔ یہ شعر مرثیہ امام حسین میں ان کا ہے ؎

یہ کس طرح کا زخم لگا تھا حسین کے
اب تک بہے ہے خون حسن دل کے گھاؤ سے

متاخرین

۹۳۔ **حیرت**۔ مراد علی۔ وطن مراد آباد طبیعت رسا پائی ہے (۳ شعر)

۹۴۔ حسن۔ میر حسن۔ بڑی خوبی اور اخلاق کے آدمی ظاہر میں دنیاداری کے لباس میں آراستہ اور باطن میں زیورِ فقر سے پیراستہ۔ ایک مدت تک یونس خاں کی صحبت میں زندگی بسر کی۔ کبھی کبھی دو چار شعر کہہ لیتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۳ شعر)

۹۵۔ حسن۔ خواجہ حسن۔ خوش فکر و خوش سخن ابن خواجہ ابراہیم خواجہ کہاری کے نبیرہ، خواجہ مودود چشتی کے فرزندوں میں ہیں۔ جوان درویش۔ صالح، متقی، متواضع، مؤدب، فن طلسم اور شعبدہ بازی میں بھی ماہر ہیں ایک مدت تک بریلی کی طرف رہے چونکہ فقیر کے تخلص سے واقف نہ تھے اسلئے حسن تخلص رکھا۔ آج کل فیض آباد میں رہتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے (۲ شعر)

۹۶۔ حجام۔ شاہجہاں آباد کا حجام، مدرسہ غازی الدین خاں کے متصل سخن کی دوکان گرم رکھتا اور مضمون تراشی کرتا ہے لیکن اس کے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام بے اصلاح ہے۔ معانی کی موشگافی میں قاصر ہے۔ شعر یہ ہے ؎

کام کیا زور یہ حجام نے
شیخ کی ڈاڑھی کو قصر کر گیا

۹۷۔ حامد۔ میر حامد نصیری۔ درویش گوشہ نشین، بڑے متقی و پرہیزگار، متواضع، مؤدب۔ حضرت میر نصیر کے مریدوں میں ہیں جو فی الحال خواجہ محمد باسط کے جانشیں ہیں۔ الغرض

اسی جگہ اپنے پیر کے دروازے پر بڑے اعتقاد کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ شعر کہنے کا شوق بیان سے باہر ہے۔ بہت سے اشعار جمع کر لئے ہیں چونکہ شعر و سخن کی مشق ہے کبھی کبھی برس چھ مہینے پر کوئی شعر یا رباعی موزوں کر لیتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲ شعر)

۹۸۔ **حضور۔** شاہجہاں آباد کے ایک ہندو رطب و یابس بہت کہا ہے۔ (۱ شعر)

۹۹۔ **حیران۔** میر حیدر علی سید، شریف، نجیب، جوان شگفتہ رو، نیک خو، سخن کا سلیقہ بہت خوب اور فکر دل پذیر مرغوب ہے۔ شاہجہان آباد اصل وطن ہے۔ آج کل لکھنو میں قیام ہے۔ لالہ سرب سکھ دیوانہ شاعر فارسی کے شاگرد ہیں۔ فقیر سے بڑی دوستی ہے۔ سلامت رہیں (۲ اشعر)

۱۰ **حسرت۔** شاعر دوراں، فصیح زماں، طبیعت بلند اور فطرت سخن داں، شیریں بیاں، طبع رواں، میاں ابو الخیر کے بیٹے جو لکھنو میں اکبری دروازہ کے متصل پیشہ عطاری کرتے ہیں۔ طبیعت کی جولانی از حد رکھتے ہیں مشکل سے مشکل زمین میں قصیدہ کہتے ہیں۔ ہر شخص کی فکر اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ آج کل شاعری کے وسیلے سے حسن علی خاں بہادر کی سرکار میں سرفراز ہیں۔ ایک مدت تک رائے سرب سکھ سے

اصلاح لیتے رہے آج کل ان سے معروف ہیں۔ الغرض ان کی مثل کوئی نہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ ان کے شاگردوں کی تعداد اتنی ہے کہ ان کو پہچاننے میں خود ہی حیرانی ہوتی ہے۔ (۲۳۱ شعرا)

ہندوستان میں رسم ہے کہ اکثر عورتیں اپنے پستان کو چھپانے کے لئے دامن کو گریبان میں سمیٹ لیتی ہیں۔ اس موضوع پر انکا یہ شعر ہے

شاید اس دامن میں پیارے خون بے تقصیر ہے
تیرا دامن آج کیوں تیرا گریباں گیر ہے

حسن۔ کچھ فقیر مؤلف کے احوال ہیں۔ واضح ہو کہ اس فقیر ۱۰۱
پسر غلام حسین ابن عزیز اللہ بن میر امامی کا اصلی وطن ہرات ہے۔ //
میر امامی غفرلہ ہفت قلم اور عالم متبحر تھے۔ فضیلت کی بنا پر شاہجہاں آباد تشریف لائے اور اقران میں ممتاز ہوئے۔ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ اس عاجز کی شاعری کا رشتہ خاندانی ہے نہ کہ حالی۔ اس فقیر کی طبیعت لڑکپن ہی سے شعر و سخن پر مائل تھی بارے خدائے تعالیٰ نے اس فن میں کم و بیش استعداد کے مطابق قبولیت بخشی۔ میر ضیا سلمہ اللہ سے اصلاح لی ہے۔ لیکن ان کا طرز سخن جیسا کہ چاہیے مجھ سے نبھ نہ سکا۔ دوسرے بزرگوں مثلاً خواجہ میر درد، مرزا رفیع سودا اور میر تقی کی پیروی کی۔ شروع جوانی ہی میں زمانہ ناہنجار کی گردش سے جو

کسی سے وفا نہیں کرتا، لکھنؤ اور فیض آباد کی طرف پہنچا۔ بارے
کرم و بخشش نواب فلک جناب سالار جنگ بہادر کی قدر دانی سے
روٹی کا سہارا ہو گیا اور پھر ان کے فرزند میرزا نوازش علیخاں
بہادر کی خدمت میں داخل ہوا۔ چنانچہ اس وقت تک کسی طرح
گذر بسر ہوتی ہے اکثر نواب مذکور کی فرمائش پر مرثیہ امام
علیہ السلام بھی کہتا ہوں۔ نواب بزرگوار کی طبع عالی ہر فن
میں بلند واقع ہوئی ہے خصوصاً علم موسیقی میں کہ بیان
سے باہر ہے سوز ہائے مرثیہ طرح کرتے ہیں اور یہ وسیلہ
آخرت ہے۔ سردار جنگ بھی اسی طرح اس فن میں ذہن رسا
اور سخن شناسی کا جوہر رکھتے ہیں۔ خدا ان لوگوں کی دولت
کو جب تک دنیا قائم ہے مع ان کے فرزندوں کے قائم رکھے۔
فقیر نے اب تک سات آٹھ ہزار اشعار کہے ہوں گے ایک ترکیب
بند اور ایک (مثنوی) رموز العارفین بھی میری تصنیف سے
ہے جو مقبول و مشہور ہوئی ہے۔ (۹۱ شعر) چند شعر ایہام
بند قدما کے طرز پر (۵ شعر) ایک غزل کہی تھی جو تین مختلف
بحروں میں پڑھی جا سکتی تھی گھر میں آگ لگی جل گئی ایک مطلع
لکھتا ہوں ۔

کہیے تو ستم تیرے آگے کہوں تک ایک مری جاں
نہیں ہے تاب مرے دل میں جو رکھوں اسے پنہاں

اول بحر ہزج مفاعیلن ۸ بار، دوم بحر رمل مثمن مخبون فعلاتن ۸ بار سوم بحر مجتث مخبون مفاعلن فعلاتن ۴ بار رباعیاں (۲) ترکیب بند ایک بند (۴ شعر)۔ نقیر کو اپنی ایک غزل کا مقطع بہت پسند ہے لکھتا ہوں ؎

پہنچے نہ حسن منزل مقصود کو ہم اور
آخر ہوئے سب ز لیست کے ایام سفر بیا

حرف خ

متقدمین

۱۰۲۔ **خسرو**۔ ایک شعر تبرکاً حضرت امیر خسرو کا لکھا جاتا ہے۔ آپ کے احوال مشہور و معروف ہیں (اشعر) ز حال مسکیں الخ

۱۰۳۔ **خوشنود**۔ دکنی شاعر تھے۔ حالات معلوم نہیں (اشعر)

۱۰۴۔ **خاکی**۔ مرد درویش شاہجہاں آباد میں جہانگیر بادشاہ کے عہد کے۔ احوال معلوم نہیں۔ ایک بوڑھے آدمی سے ان کا یہ شعر

بھاتی ہے اپنے من میں دب تو یہی سہجن
تجھ پیم کی گلی ہیں خاکی کہ خاک سا ہوتا

متوسطین

۱۰۵۔ **خاکسار**۔ صاحب وقار محمد یار۔ درگاہ قدم شریف رسول کے خادم تھے۔ میر تعقی نے دلپنے تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ اعزہ

رکھتے ہیں درست نہیں معلوم ہوتا بہر حال اگر ایسا ہو بھی تو میرے نزدیک بجائے ایسا ہے کہ جو شخص ایسی درگاہ مقدس کا خادم ہو اگر اس کا دماغ آسمان پر ہو تو روا ہے۔ دوسری دلیل اس بیان کو غلط ثابت کرنے کی یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو یہ اپنا تخلص خاکسار نہ رکھتے۔ ہاں مزاج میں متانت ہوگی۔ مدت ہوئی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ خدا بخشے (۹ شعر) میر تقی خاکسار کے اس شعر پر معترض ہیں ؎

خاکسار اس کی تو آنکھوں کے کہے مت لگیو

مجھ کو ان خانہ خرابوں ہی نے بیمار کیا

وہ کہتے ہیں کہ اگر بجائے "بیمار کیا" "گرفتار کیا" ہوتا تو بہتر تھا۔ لیکن فقیر کا یہ خیال ہے کہ اگر اپنی آنکھ کا تعلق ہوتا تو گرفتار کیا مناسب ہوتا ہو نہ کہ یہاں معشوق کی آنکھ کا تعلق ہے بیمار ہی صحیح ہے۔

۱۰۶۔ **خالہ بیگم**۔ بدرالنساء بیگم نواب قمرالدین خاں وزیر ہندوستان کی بیٹی چونکہ نواب عماد الملک کی خالہ تھیں خالہ بیگم مشہور ہوئیں۔ نواب غالب جنگ احمد شاہ مرحوم کی والدہ کے ساتھ فرخ آباد میں رہتی تھیں اور وہیں انتقال ہوا۔ (۱ شعر)

متاخرین

۱۰۷۔ **خورشید دل**۔ گھاسی رام شاہجہاں آبادی فیض آباد میں سپرلتی کا کام کرتا ہے۔ طبیعت موزوں ہے قافیہ اور ردیف سے واقف نہیں (شعر)۔

حرف دال

متوسطین

۱۰۸۔ داؤد۔ طبقہ متقدمین میں کوئی اس سلسلہ میں گذرا ہو مجھے معلوم نہیں ہاں طبقہ متوسطین میں فردوس آرام گاہ کے عہد میں ایک شاعر مرزا داؤد بیگ گذرا ہے۔ (۱ شعر)

۱۰۹۔ دل۔ شاہ شیخ محمد اکبر آبادی۔ محمد غوث گوالیاری کے بقیہ میاں آبرو کے معاصر۔ قدما کی طرز میں مضامین تازہ کی تلاش کرتے ہیں۔ فیض آباد میں مجرد پیشہ طبابت کرتے ہیں۔ (۱ شعر)

۱۱۰۔ دانا۔ بیگانوں سے بیگانہ آشناؤں سے آشنا میاں فضل علی دانا محمد شاہی جوان۔ سیاہ فام۔ ڈاڑھی دراز قوم افغان سے تھے۔ اپنے ہم عصروں سے خوش طبعی رکھتے تھے اور ایسے "حسن" پر سیاہ لباس پہنتے تھے۔ احباب ان کی وضع پر ہنستے تھے اور وہ خود بھی ہنس دیتے تھے غرض بڑے زندہ دل تھے ایک مدت سے بنگالہ کی طرف چلے گئے کچھ خبر نہیں۔ (۱۰ شعر)

۱۱۱۔ دردمند۔ محمد فقیہ محمد شاہی جوان تھے اور مرزا مظہر جان جاناں کے منظور نظر۔ سوائے ایک ساقی نامہ کے ان کے اور اشعار بندہ کو نہ ملے۔ ایک مدت سے بنگالہ کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ اشعار بہت بانمک ہیں اور پرمعانی ہیں۔ (۲۲ شعر)

۱۱۲۔ درد ۔ دردمندوں کے حلقہ میں فرد کرم اللہ خان درد ۔
نواب عمدۃ الملک کے بھانجے ۔ جوان محمد شاہی تھے طوطی گویا اور بلبل
خوش نوا تھے ۔ طرز عاشقانہ اور کلام دردمندانہ ہوتا جس زمانہ
میں شاہجہاں آباد میں مرہٹوں کی یورش ہوئی تو چند کافر
سید علی اصغر کبری (کبیر) کی عزت و ناموس کے درپے ہوئے
تو یہ نوجوان میر ندکور کی عزت کو بچانے کی خاطر اپنی جان کی بازی
لگا کر شہید ہوئے ۔ (۲ شعر)

۱۱۳۔ درد ۔ سالک دین اور مجاہد یقین عارف عالی مقام نقیبر
ذوی الاحترام ۔ آسمان سخن پر مانند آفتاب فرد ۔ حضرت خواجہ
میر درد عالم خوش ذات اور درویش نیک صفات ، فضل و
کمال اور جاہ و جلال کی شہرت آسمان تک پہنچا اور ان کے فکر
عالی کی شعاع چار دانگ عالم میں پھیلی ۔ مرشد طریقت و ہادی شریعت ۔
اسرار خداوندی سے آگاہ ، صاحب حال و قال ۔ جامع صفات جمال
و جلال ۔ حضرت خواجہ ناصر قدس سرہ کے صاحبزادے ۔ شاہجہاں آباد
وطن ۔ فارسی اور ہندی کے شاعر ۔ نہیں نہیں یہ غلط ہے ۔ یہ تو ان
کے مرتبہ سے گری ہوئی صفت ہے اکثر لوگ پریشان ہو کر ادھر
ادھر چلے گئے لیکن آپ ثابت قدم توکل و قناعت پر تکیہ کر کے
اپنی جگہ سے نہ ٹلے آج تک شاہجہاں آباد میں مقیم ہیں ۔ دیوان
گرچہ مختصر ہے لیکن دیوان حافظ کی طرح سراپا انتخاب ۔ (۳۴ شعر)

(اور ایک مخمس پر غزل کلیم)

۱۱۴۔ دیوانہ۔ رائے سرب سکھ دیوانہ۔ فارسی کے زبردست شاعر ہیں۔ بہت اشعار رکھے ہیں۔ لکھنو کے ریختہ گو شعرا ان کے استاد چنانچہ میاں حسرت اور میر حیدر علی حیران اور دوسرے شعراء ان کے شاگرد ہیں۔ وہاں یہ مشہور رہیں۔ ابتدا میں ریختہ بھی کہتے تھے۔ عجیب شخص ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۳ شعر)

متاخرین

۱۱۵۔ دل۔ محمد عابد۔ قابل جوان مربوط گو۔ ساکن عظیم آباد۔ میاں روشن علی جوشش کے بھائی۔ اس دیار کے اچھے لوگوں میں ہیں۔ سلامت رہیں۔ (۲ شعر)

۱۱۶۔ درخشاں۔ مرزا منکو بیگ۔ کالے کلوٹے چیچک رو خیر خوش آدمی تھے۔ مرثیہ غزل اور مثنوی سب کہتے تھے۔ بڑے سادہ وضع تھے۔ ایک مدت تک بیمار رہے، کچھ دن ہوئے کہ انتقال کیا۔ خدا بخشے۔ (۲ شعر)

حرف ذال

۱۱۷۔ ذاکر۔ سنا ہے مگر ان کے اشعار یاد نہیں۔

حرف ر

متوسطین

۱۱۸۔ رنگین۔ مرزا امان بیگ۔ مرد سپاہی پیشہ خوش اوقات،

نیک ذات، جوان محمد شاہی خط نستعلیق اچھا لکھتے ہیں۔ نواب افتخار الدولہ مرزا علی خاں بہادر کے ملازمین میں سے ہیں۔ میاں غریب کے یاروں میں وضع قدیم رکھتے ہیں۔ ایہام بند ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲ شعر)

۱۱۹۔ رسوا۔ آفتاب رائے۔ ہندو پسر تھے۔ توپ خانہ میں نوکر تھے۔ کچھ دنوں سے نوکری ترک کر کے ایک کمبوہ کے لڑکے منو نامی پر عاشق ہوئے۔ ان کی زبان پر لفظ "میاں" بہت تھا جس سے گفتگو کرتے "میاں" کہتے اور روتے۔ ان کا کلام درد سے خالی نہیں۔ ننگے پھرتے تھے اسی حالت میں مرگئے۔ (۴ شعر)

نقل ہے کہ ایک روز ان کا معشوق ان کے گلے میں رسی ڈال کر گھماتا پھرتا تھا۔ ناگاہ ایک دوسرے شخص پر اس کی نظر پڑی اور اسکو بھی اپنے ناز معشوقانہ سے گرویدہ کر لیا۔ اس وقت رسوا نے کیا حسب حال شعر کہا۔ ؎

دیگرے را در گرفتاری شریک ما مکن
مدعا گر شہرت حسن است یک رسوا بس است

۱۲۰۔ لاغر۔ میر حمزہ علی شاہجہاں آبادی جوان محمد شاہی۔ چند دنوں سے بنگالہ کی سمت چلے گئے۔ آج کل دوستوں سے سنا کہ مرشد آباد میں فقیری لباس اختیار کر لیا ہے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۴ شعر)

۱۲۱۔ راقم۔ بندرابن۔ ہندو کھتری قوم سے، بہت قابلیت ہے
مگر فکر بلند۔ مرزا سودا کے شاگرد و مخمس لکھنے میں مشق بہم
پہنچائی ہے۔ بڑی خوبی سے کہتے ہیں۔ معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۸ شعر)
ان کا یہ شعر ہے

کام عاشقوں کا کچھ تجھے منظور ہی نہیں
کہنے کو ہے یہ بات کہ مقدور ہی نہیں۔

گمان غالب یہ ہے کہ اس شعر پہ اصلاح نہیں ہوئی اسلئے کہ عین
گر جاتی ہے اور مصرع ناموزوں ہو جاتا ہے۔ یہاں عین کا گر جانا
عین خطا ہے۔ بندہ کی دانست میں یوں ہوتا تو بہتر تھا۔ ع

میرا تو کام کچھ تجھے منظور ہی نہیں

متاخرین

۱۲۲۔ رنگین۔ لالہ پاس رائے پسر راجہ مان رائے دیوان
مدار المہام پسر محمد علی رہیلہ۔ طبع موزوں رکھتے ہیں۔ جہاں بھی
ہوں سلامت رہیں۔ (۱ شعر)

۱۲۳۔ روشن۔ خواجہ صاحب خواجہ حسین علی سلمہ۔ طبع موزوں
رکھتے ہیں۔ اصلی وطن شاہجہاں آباد، خلیق اور انسانیت میں
کامل۔ کچھ دنوں سلطان پور میں بھی رہے۔ آج کل نواب آصف الدولہ
کی سرکار میں مصاحبت پہ سرفراز ہیں خدا سلامت رکھے۔
(۳ شعر)

۱۲۴۔ **رضا**۔ میرزا علی رضا۔ لالہ سرب سکھ کے یاروں میں ہیں۔ اکثر
مثنوی اپنے حسب حال کہتے ہیں۔ ایک شخص وہب علی نامی پر
عاشق ہیں اور اپنی داستان عشق ایک مثنوی میں بڑی خوبی
سے لکھی ہے۔ (۳ شعر)

۱۲۵۔ **رند**۔ مہربان خاں۔ خاں بلند مکان خ۔م۔ سالار نواز نواب
غالب جنگ بہادر کی سرکار میں فرخ آباد میں خدمت دیوانی پر
مامور تھے۔ بڑی نیک نامی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کی مجلس
بڑی رنگین ہوتی تھی۔ ہر صادر و وارد کو اپنی استعداد اور
اس کے حوصلہ کے مطابق داد و دہش کرتے تھے شاعروں سے
ہمیشہ کھلے ملے رہتے اور ہر فن کے ماہر سے دلی لگاؤ تھا۔ بڑے
خلیق تھے اور فن موسیقی اور ہندی شاعری میں جس کو
گیت کہتے ہیں طاق تھے۔ امارت ظاہری میں بھی امرائے
سابق وغال سے کم نہ تھے میر سوز اور مرزا سودا کے شاگرد
مشہور ہیں۔ موسیقی پر بھی تصانیف ہیں چنانچہ اکثر موسیقار
ان کے نغمات سے عشاق کے دلوں کو بہلاتے ہیں اور ان کے
اکثر کلام کو مانند میر سوز و سودا کے کلام کے سر دیوان پر لکھتے ہیں۔
علم تیر اندازی میں میر سوز کے شاگرد تھے اور اس دیار کے سب تیر
اندازوں سے بازی لے گئے۔ اور دوسرے ہنر بھی مثلاً شمشیر شناسی
اسپ شناسی اور انسان کی قدر دانی میر موصوف کی صحبت سے

حاصل کئے۔ غرضکہ ان کی ہستی مغتنم ہے۔ خدا سلامت رکھے (۳ شعر)

حرف ز

متوسطین

۱۲۶۔ زار۔ مغل بیگ، جوان ہیں معلوم نہیں کہاں ہیں۔ میر تقی میر کے یاروں (شاگردوں) میں ہیں۔ (۱ شعر)

متاخرین

۱۲۷۔ زار۔ میر مظہر علی۔ سید عالی نسب و شرافت، پاکیزہ سرشت، نیک شعار۔ جوان علم و عمل سے آراستہ اور صلاح و تقویٰ سے پیراستہ۔ کلام عاشقانہ ہوتا ہے اور فکر در دمندانہ شاہ حفیظ اللہ صاحب سے جو لکھنؤ میں عالم و فاضل اور مثنوی داں مشہور ہیں اصلاح لی۔ اصلی وطن شاہجہاں آباد آج کل فیض آباد میں نواب مرزا علی خاں بہادر کی رفاقت میں زندگی گزارتے ہیں۔ کبھی کبھی شعر کہتے ہیں لیکن زیادہ تر ایک خاص طرز سے کہتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲۰ شعر)

حرف سین

متقدمین

۱۲۸۔ سراج۔ سراج اورنگ آبادی: عالمگیر اول کے عہد کے

تھے۔ سید حمزہ علی دکنی کے شاگرد۔ روشن طبع معلوم ہوتے ہیں۔
خدا بخشے۔ (۵ شعر)

۱۲۹۔ **سالک** ۔ دکنی۔ ان کے چند اشعار تذکرہ میر تقی میں دیکھے
چونکہ بے ربط تھے اسلئے نہیں لکھا۔

۱۳۰۔ **سعدی** ۔ سعدی دکنی۔ بعضوں نے ان کو سعدی شیرازی
قرار دیا ہے اور بعضوں نے سعدی دکنی واللہ اعلم۔ (۳ شعر)
چونکہ کلام میں فارسی شامل ہے گمان غالب ہے کہ سعدی شیرازی
ہی ہوں گے۔

متوسطین

۱۳۱۔ **سامان** ۔ میر ناصر۔ بے سروسامانی کے باوجود سامان تخلص
رکھتے تھے۔ جونپور وطن۔ ابتدائے عہد محمد شاہ میں شاہجہان
آباد آئے اور خان آرزو سے فیض حاصل کیا۔ (۲ شعر)

۱۳۲۔ **سلیمان** ۔ میاں سلیمان۔ عبدالحی تاباں کے معشوق ہیں۔
جب تاباں کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے ان سے الفت کے
باعث مانند گل گریبان چاک کیا اور روتے روتے دنیا سے کنارہ
کش ہوگئے۔ کچھ دنوں فرید آباد کے تالاب پر دل پرغم اور چشم
پرنم کے ساتھ زندگی گزارتے رہے اس کے بعد الہ آباد کی طرف
روانہ ہوگئے۔ آج تک فقیری لباس میں رہتے ہیں۔ (۱ شعر)

۱۳۳۔ **سلامت** ۔ میاں نجم الدین۔ میاں شرف الدین علیخاں پیام

کے بیٹے۔ فردوس آرام گاہ کے عہد میں تھے بڑے خلق اور اخلاق
سے زندگی بسر کرتے تھے خدا بخشے۔ (۱ شعر)

۱۳۴۔ **سعادت** ۔ میر سعادت علی۔ امروہہ کے سادات میں سے تھے۔
سلیم الطبع اور کم سخن تھے۔ درویشی کی چاشنی بھی رکھتے تھے۔
شاہ ولایت کے مرید تھے۔ ایہام بندی بہت کرتے تھے ایک مثنوی
سیلی سجنوں کے عشق میں کہ دو عاشق و معشوق گزرے ہیں
کہی اور نام بھی اس کا بجائے لیلیٰ مجنوں، سیلی سجنوں رکھا۔
ان کے اکثر منقبت مشہور رہیں۔ چنانچہ سواری ہوئی امیرالمومنینؑ کی
انہیں کی ہے۔ خدا بخشے۔ (۵ شعر)

۱۳۵۔ **سجاد** ۔ خاندان مصطفوی اور مرتضوی کے چشم و چراغ۔
بڑی خوبیوں سے متصف خلیق، سنجیدہ، بہت مشہور و معروف
لطیفہ گویوں اور ایہام بندوں میں بے نظیر۔ شرافت نہاد،
نیک نیت اور خوش اعتقاد میر محمد سجاد پسر میر محمد عظیم ابن
محمد اکرم خاں مرحوم۔ بادشاہی منشیوں کے سر گروہ اور فرمان
شاہی کے تصحیح کرنے والے یحییٰ خاں کے ہمراہ میر منشی۔ ان کے
آبا و اجداد کا اصلی وطن آذربائجان تھا وہاں سے اکبر آباد آکر
وطن پذیر ہوئے۔ ان کی معاشرت شاہجہاں آباد کی۔ جس کام
میں ہاتھ ڈالا اس کو پورا کر کے رہے۔ علم طب بھی حاصل کیا۔
اکبر آباد میں اپنے قدیم آبائی مکان میں بستے ہیں اور طلسمات، انشا،

خوش نویسی اور شعر فہمی کے شائق کو اعلیٰ مرتبہ پر پہنچایا۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲۶ شعر)

۱۳۶۔ **سودا۔** میرزا محمد رفیع کامل اور قادر استادوں کے استاد۔ شعرائے زمانہ کے سرگروہ۔ نزاکت بیان میں ان کی فکر تیز ہے اور لطافت اور متانت سخن میں قدرت کامل ہے۔ ان کے اعلیٰ رتبہ پر فلک متحیر ہے اور ان کے علوئے مرتبت پر آفتاب آنکھیں بچھاتا ہے۔ شعرائے زمانہ کے استاد اور بلغائے دہر کے پیشوا۔ ان کے بیان کا میدان وسیع اور طرز معانی بدیع ہے۔ دانش و بینش میں آفتاب و ماہتاب قصیدہ اور ہجو گوئی میں مہارت رکھتے ہیں۔ ان کے قصائد شیریں اور دل آویز۔ ہجو گوئی بلند درجہ کی نظم نگاری طرب انگیز۔ ان کی ذات مغتنم ہے۔ خوش خلق، نیک خو، یار باش۔ شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے۔ عمر ستر سال کی ہو گئی ہو گی۔ نوکری پیشہ۔ آج کل فن شاعری کے وسیلہ سے نواب شجاع الدولہ کی سرکار میں سرفراز ہیں۔ علم موسیقی کے بھی ماہر ہیں اور اس موضوع پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ آج تک ان کے ایسا ہندوستان میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔ فقیر اکثر ان کی خدمت میں جاتا ہے۔ بہت کرم فرماتے ہیں۔ اگرچہ بندہ کی کیا مجال کہ ان کے دیوان کا انتخاب کرے۔ دریا کوزہ میں کیسے سمایا جا سکتا ہے۔ [illegible]

مشہور ہیں کسی کے لکھنے کے محتاج نہیں۔ خدا بہت دنوں سلامت
رکھے کہ شاعری کی زندگی آپ کی ذات سے وابستہ ہے۔ (۲۳۸ شعر)

۱۳۷۔ سوز۔ میر سوز سلمہ اللہ تعالیٰ۔ محمد میر۔ فقیہ بے مثال،
درویش باکمال، منشی بے نظیر، خوش نویس دلپذیر۔ شاعر
شیریں بیان سخن سنج زباں داں۔ دانشمند، فطرت بلند،
نثر تازہ اور نظم بے اندازہ لکھتے ہیں۔ فضائل عالمگیر اور
خط ماکل دلپذیر کسعد قلم، شیریں رقم رسالہ علم تیراندازی
میں بڑی قابلیت سے لکھا اور خود زمانہ کی بدرنگی سے کمان
کی مانند گوشہ نشیں ہو گئے۔ اپنے عہد کے جملہ اوابندوں سے
ممتاز ہیں۔ طرز ادائیہ ان کی جاگیر ہے۔ پڑھنے کا انداز بھی
خوب ہے پڑھنے میں ایسا اچھا لگتا ہے کہ بیان سے باہر
مرد متواضع، متوکل، قابل دوست، جوہر شناس سید
ضیاء الدین بخاری کے بیٹے ہیں جو قطب عالم گجراتی کی اولاد
سے تھے۔ فقیر پر بڑا کرم کرتے ہیں اور بندہ کے کلام سے خوش
ہوتے ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۶۶ شعر) اکثر میر سوز اور
مرزا سودا کے اشعار مہرباں خاں رند کے دیوان میں پائے
جاتے ہیں اسی وجہ سے ان کے اشعار کو میں نے داخل تذکرہ
نہ کیا۔ دو تین شعر جو لکھے ہیں اسی پر اکتفا کیا۔

متاخرین

۱۳۸۔ سید۔ میر یادگار علی۔ بہادر پور کے سادات سے ہیں
جو مشہور ضلع میوات ہے۔ طبیعت موزوں ہے اور اس دیار
میں ان کو سب عزیز رکھتے ہیں۔ سلامت رہیں (۳ شعر)

۱۳۹۔ سلیم۔ میر سلیم۔ سلیم الطبع ساکن عظیم آباد۔ تجارت پیشہ
خوش اندیشہ۔ بندہ نے ان کو نہیں دیکھا دو مردوں سے سنا کہ
کبھی کبھی غزل کہہ لیتے ہیں اور الفاظ درست استعمال کرتے ہیں۔
سلامت رہیں۔ (۴ شعر)

۱۴۰۔ سوزاں۔ امیر کبیر نواب احمد علی خاں پسر افتخار الدولہ
بہادر مرزا علی خاں۔ تخلص سوزاں اور خطاب شوکت جنگ۔
جوان سخن فہم ہیں، یگانہ۔ فہم و فراست میں اور سلوک زمانہ
جس زمانے میں میر ضیا سلمہ اللہ ان کے ہمراہ تھے تو کبھی
کبھی غزل کہہ لیتے تھے آج کل ایک مدت سے شاعری سے
رغبت نہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ (۷ شعر)

۱۴۱۔ سکندر۔ میاں سکندر عرف گھیسا۔ وہ متاخرین کے
مرثیہ گویوں میں ہیں۔ اکثر پوربی، پنجابی، بنگالی اور مارواڑی
زبانوں میں مرثیہ کہا ہے اور بہت مربوط کہا ہے۔ قصہ خوانی اور
عرق کشی میں بھی ماہر ہیں۔ ایک قصہ ملاح و ماہی اور بادشاہ
دل خواہ بڑی آب و تاب سے نظم میں لکھا۔ اگرچہ علم نہیں ہے

لیکن کلام بے عیب ہوتا ہے۔ چونکہ سب سے خوش طبعی رکھتے ہیں اور شراب پیتے ہیں اسلئے بعضوں کی نگاہ میں سبک اور بے دقر ہیں الغرض زندہ دل انسان ہیں کبھی کبھی قدیم طرز میں طبیعت ایہام کی طرف بہت مائل ہے سلامت رہیں۔ محمد شاکر ناجی کے شاگرد ہیں۔ (۲ شعر)

حرف شین

متقدمین

۱۴۲۔ شعور۔ دکنی۔ اس شعر سے شعور اس کا ظاہر ہوتا ہے۔

(شعر) برسات میں ... آفتاب الخ

۱۴۳۔ شاہی۔ شاہ قلی خاں ساکن بھاگ نگر۔ ایک مدت تک نوکری کے توسل سے حیدرآباد میں رہے۔ آخر میں تانا شاہ کے ندیم ہو کر معزز ہوئے۔ زیادہ تر مرثیہ کہتے۔ ہندوستان میں ہاتھوں ہاتھ آکر مشہور ہوئے۔ (۱ شعر)

متوسطین

۱۴۴۔ شاکر۔ محمد علی حشمت کے یاروں میں تھے۔ علم نجوم میں ماہر تھے۔ طبیعت بھی موزوں تھی۔ تذکرہ میں درد مندی ہے۔ (۲ شعر)۔

۱۴۵۔ شفا۔ حکیم یار علی اسی دور میں تھے۔ کبھی کبھی دو چار شعر

ریختہ کے کہہ لیتے۔ طبابت میں دست شفا رکھتے تھے۔ (۱ شعر)

۱۴۶۔ **شاغل**۔ محمد شاہ کے عہد میں تھے۔ میاں بسمل کے
شاگرد تھے جن کا ذکر ہو چکا۔ ایک آدھ شعر کہہ لیتے تھے (۱ شعر)

۱۴۷۔ **شوق**۔ شاعر پر شوق میاں حسن علی سپاہی پیشہ،
صاحب دیوان سراج الدین علی خاں آرزو کے شاگرد۔ ایک
مدت نواب عماد الملک غازی الدین خاں کی سرکار میں سپہ گری
پر مامور تھے۔ قوم کے افغان۔ آج کل معلوم نہیں کہاں ہیں۔
اشعار بڑے انداز کے ہوتے ہیں کلام سے مشتاقی ظاہر ہوتی
ہے۔ ان کی اس غزل کو ہند کے نغمہ سرا گاتے ہیں، مشہور
غزل ہے سو بے غرض اپنی نہیں یار کے مل جانے سے الخ (۷ شعر)

متاخرین

۱۴۸۔ **شاعر**۔ میر کلو، سلمہٗ۔ خواجہ میر درد کے داماد جوان
صالح سیرت ہے آراستہ علم و عمل سے پیراستہ۔ اہل دل منصف
متواضع مؤدب بزرگ اور بزرگ زادہ۔ فکر عالی رسا اور
کلام خوش نما۔ دیوان ریختہ مرتب کیا۔ خاص طور پر میر سوز
کے طرز پر رباعیات زیادہ کہتے۔ میاں آلم کے ساتھ فیض آباد
آئے تھے۔ بندہ سے ملاقات ہوتی ہے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۱۵ شعر)

۱۴۹۔ **شیدا**۔ میر فتح علی ساکن متو شمس آباد۔ میر سوز کے متبنیٰ۔
جوان با اخلاق، مؤدب، متواضع۔ شاگرد مرزا سودا۔ سپاہی

پیشہ ہیں۔ بندہ نے ان کو ایک بار میاں آفریں کے ہمراہ دیکھا ہے
طبیعت بلند پائی ہے کلام سے دردمندی کی بو ظاہر ہے۔
سلامت رہیں۔ (۲ شعر)

۱۵۰۔ **شاداب**۔ لالہ خوش وقت رائے۔ چاندپور ندینہ
میں پیدا ہوئے۔ منشی ہیں نثر اچھی لکھتے ہیں۔ اپنے ہم چشموں
میں معزز ہیں۔ خدا زندہ رکھے۔ (۱ شعر)

دیکھ اس کے منہ پہ سیہ فام کے تشکیں
کیا زیب دی ہے کفر نے اسلام کے نشیں

واقعی اس کافر نے خوب مضمون پیدا کیا ہے جس سے کفر ظاہر ہے۔
(۲ شعر)

۱۵۱۔ **شرف**۔ میر محمدی، نواب خان دوراں بہادر مرحوم کے بھتیجا۔
بندہ نے ان کو دیکھا تو نہیں مگر دوستوں کی زبانی سنا کہ طبیعت
اچھی پائی ہے اور بڑی بزرگ ہستی ہے۔ زیادہ تر ناصر علی اور
مرزا جلال اسیر کے طرز پر ریختہ کہتے ہیں۔ آج کل شاہجہاں آباد
میں رہتے ہیں۔ (۲ شعر)

۱۵۲۔ **شفیع**۔ میر محمد شفیع سلمہ اللہ بااخلاق واشفاق۔
ریختہ گویوں کے عاشق اشعار کے جمع کرتے میں منہمک میر
میرزا اور میاں قائم کے ہم صحبت۔ آج کل لکھنو میں بجز زندگی بسر
کرتے ہیں۔ انہوں کا استعمال کرتے ہیں۔ دو چار شعر خود بھی

کہہ لیتے ہیں۔ (۳ شعر)

حرف ص

متقدمین

۱۵۳۔ صبائی۔ احمد آبادی۔ (۱ شعر)

متوسطین

۱۵۴۔ صفدری۔ کوئی شاعر گذرے ہیں۔ (۲ شعر)

۱۵۵۔ صادق۔ محمدی، جعفری، مرتضوی، مصطفوی۔ میر جعفر خاں پسر میر محمد خاں دل میر سید محمد قادری۔ بڑی خوبیوں کے جوان، فصیح و بلیغ، متقی و پرہیزگار تھے۔ فن شاعری میں مستعد اور رجید طالب علم تھے۔ طبیعت متین پائی تھی اور نظم کی صلاحیت اچھی تھی۔ بہارستان جعفری ان کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ اصلی وطن شاہجہاں آباد۔ میرم دی (؟) نالہ پر ان کے دادا کی درگاہ ہے۔ میر سید محمد منفور کرکے مشہور ہیں ہر ماہ کی دوسری تاریخ کو وہاں مجلس ہوتی تھی۔ بڑا مجمع ہوتا تھا۔ قوالاں گاتے تھے اور صوفیاں وجد و حال کرتے تھے۔ کچھ دن ہوئے سنا کہ انتقال کرگئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ (۲ شعر)

۱۵۶۔ صابر۔ دور متوسطین کے کوئی شاعر ہیں۔ رواں دواں

کہتے ہیں۔ کلام میں پختگی نہیں آئی ہے۔ (۳ شعر)

متاخرین

۱۵۷۔ **صبر**۔ میر محمد علی۔ زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں۔ بی خانم صاحبہ کے متوسلین سے ہیں باوجودیکہ فیض آباد میں رہتے ہیں مگر بندہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اور نہ ان کے اشعار سنے۔ ہاں مرثیہ سنا ہے۔ (۳ شعر)

حرف ض

متوسطین

۱۵۸۔ **ضیا**۔ صاحب سیادت و شرافت۔ بڑے ذکی اور بے بہا۔ صاحب کمال و جلال۔ مدوش شمع کی مانند اور عاشق با صفا طبع عالی بلند۔ دل گداز اور درد مند مولانا نسیمی تھا بنسری کے طرز یران کا طرز کلام ہوتا ہے ان کے پر درد اشعار عاشقوں کے دلوں پر نشتر کا کام کرتے ہیں۔ اور دل جلوں کے لیئے شرارہ۔ اکثر سنگ لاخ اور مشکل زمینوں میں غزل کہنا اور نامقبول الفاظ کو مقبول دل بنانا آپ ہی کا کام ہے۔ اصل وطن شاہجہاں آباد۔ کچھ دنوں سے عظیم آباد میں مقیم ہیں۔ راجہ شتاب رائے کے فرزند بطور نذر کم و بیش سلوک کرتے ہیں۔ سنا کہ وہ بھی ذکر سخن کرتے ہیں لیکن کلام اب تک سنا نہیں۔ اس علاقہ کے اکثر شعرا مشار الیہ سے اصلاح سخن لیتے ہیں۔ بندہ نے بھی آپ ہی سے اصلاح لی۔

فقیر مؤلف تذکرہ ہذا کے استاد بھی ہیں۔ الغرض آشنائی میں ایسا سچا دوست نہ دیکھا نہ سنا۔ متواضع، مؤدب

اہل دل منصف مزاج دردمند جس کے پدر دا اشعار سنتے خوش ہوتے اور روتے۔ ان کا دیوان مرتب نہیں ہوا ہے۔ قصیدہ، ہجو، مثنوی اور رباعی کم کہتے ہیں۔ زیادہ تر ان کی غزلیں مشہور ہیں خدا سلامت رکھے (۲۶ شعرا میر ضیا کا ایک شعر ہے۔

جا کر جو آج دل کو دیکھا میں کر تفحص
اک دل جلے ہے اس میں حسرت کے داغ کتنے

میر ضیا سے اس شعر کو سن کر سلام اللہ خاں تسلیم نے فارسی میں ترجمہ کر کے اپنے نام سے مشہور کیا۔ اور یہ نہیں سمجھا کہ معانی کے پرکھنے والوں سے بیٹا اور ملتی چھپ نہیں سکتا۔ ہندی مثل مشہور ہے۔ "ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جس کا ہاتھی اس کا ناؤں"۔

شعر فارسی۔

دوش رفتم بہ مزار کشتۂ تسلیم خویش
می نمود از دور صد شمع و چراغ حسرتے

۱۵۹۔ **ضاحک**۔ مولانا میر غلام حسین پسر میر عزیز اللہ۔ فقیر کے والد ماجد ہیں۔ سید عالی شان، عالم و فاضل نائز و ناظم، بڑے فہیم۔ ہزل، دوست، مزاج پسند، بذلہ گو، نکتہ سنج۔

درویش مزاج، متوکل تیس سال سے نوکری ترک کر کے غایت بے پروائی سے زندگی گزارتے ہیں۔ علم موسیقی میں بھی درک ہے اور شاعری میں فکر رسا رکھتے ہیں۔ مولوی ساجد کی سمجھ میں باوجود اپنی قوت علمی کے جو اس میں صرف ہوئی جب سننے والوں کی طبیعت کو سخن بلند کے لائق نہ دیکھا تو ان لوگوں کے حوصلہ کے مطابق ہزل گوئی کی طرف متوجہ ہوئے لیکن اس میں زبان عجیب و غریب استعمال کی کہ ابتدائے آدم سے آج تک کسی نے نہیں کی چنانچہ نمونتہً ایک مطلع سنئے۔

یا ایہا تاتا ناکہ کرتو جھلا کہ
کل تو پیچھی پر ابیہ نترو بکا سرہ (کذا)

کوئی غزل چالیس پچاس شعر سے کم کی نہیں ہوتی اور ہر غزل و ہزل پر کچھ نثر کی عبارت لکھنا بھی خاص آپ کا شعار ہے۔ چونکہ ان اوراق میں گنجائش نہیں اسلئے ہزل چھوڑ کر غزل کے اشعار پر اکتفا کرتا ہوں تاکہ علم زور اور قوت معلوم ہو جائے خدا ہمیشہ آپ کا سایہ میرے سر پر خوش و خرم سلامت رکھے۔

(۳ شعر اور دو فارسی رباعیاں)

حرف ط

متقدمین

۱۱۴۰۔ **طالب**۔ میرزا طالب وطن قصبہ بہ بند (بلند ؟) ہے جو

اورنگ آباد کے متصل واقع ہے۔ عہد عالمگیر کے جوان تھے۔ (اشعر)

حرف ظ

متوسطین

۱۶۱۔ ظہور۔ محمد شاہی جوان۔ معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۲ اشعر)

حرف ع

۱۶۲۔ عزیز اللہ۔ دکنی اورنگ آبادی ہیں ایک غزل ایسی کہی ہے جس میں سارے اولیا کا نام درج کیا ہے (اشعر)

۱۶۳۔ عطا۔ خواجہ عطا اللہ۔ عہد عالمگیر میں تھے۔ اوباش وضع۔ اپنے طرز کے مطابق اشعار بلبد کہتے تھے۔ ہندی اور فارسی بھی۔ نقل ہے کہ بادشاہ نے ایک تصور پر ان کو قید کر دیا۔ ایک روز اتفاقاً بادشاہ نے ایک مصرع موزوں کیا۔ دوسرا مصرع کسی سے درست نہ ہو سکا۔ یہ بات رفتہ رفتہ عطا تک پہنچی۔ اس نے کہلا بھیجا کہ اگر مجھ کو رہا کر دیا جائے تو دوسرا مصرع لگا دوں غرض اس وسیلہ سے بادشاہ تک اس کو لے گئے بادشاہ نے کہا کہ میرا مصرع یہ ہے۔ ؎ "بستر م خاک دخشت بالین است" عطا نے کہا ہم آپ کے قربان جائیں دوسرا مصرع یہ ہے ؎ "یکے از سرگذشت من این ست"۔

باوجود اس فکر بلند کے اپنی وضع ایسی بنائی ظفی خدابخشے (۳۱شعر)

متوسطین

۱۶۴۔ **عارف**۔ محمد عارف اکبر آبادی، شاہجہاں آباد میں دہلی دروازہ کے متصل دوکان ہے رفوگری پیشہ۔ اس وقت ان کی عمر ستر سال کی ہو گی۔ ایہام بند ہیں۔ ان کے ہم مشرب شعرا نے ان کو استاد سمجھا ہے۔ بہت کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں (۱۹شعر)

۱۶۵۔ **عاجز**۔ محمد شاہی دور کے، شاگرد میاں کمترین۔ (۱شعر)

۱۶۶۔ **عزلت**۔ سید عبدالواسع (عبدالولی)۔ وطن سورت سید سعد اللہ قدس سرہٗ کے بیٹے۔ درویش وضع، عالم فاضل متوکل، فارسی بھی کہتے تھے لیکن ریختہ کی طرف زیادہ مائل تھے۔ محمد شاہ کے عہد میں ہندوستان میں تازہ وارد ہوئے تھے۔ درد مند دل پایا تھا۔ (۵شعر)

۱۶۷۔ **عاقل**۔ رائے سکھ رام۔ وطن پنجاب۔ طبع موزوں رکھتے تھے۔ کبھی کبھی شعر کہتے۔ (۱شعر)

۱۶۸۔ **عزیز**۔ شاعر زباں داں، منشی خوش بیاں، باتمیز رائے بھکاری داس طبیعت رواں، فارسی داں۔ کالے کلوٹے، موٹے تازے یار نے مشاق۔ خواجہ میر درد کے شاگرد۔ شاہجہان آباد میں پیدا ہوئے ایک مدت سے الہ آباد میں رہتے ہیں۔ (۷شعر)

۱۶۹۔ **عسکر علی خاں**۔ کوئی امیر آدمیوں میں تھے۔ بنگالہ کی

کی طرف قیام تھا۔ طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۱ شعر)

۱۷۰۔ **عاجز**۔ غازی الدین خاں۔ محمد شاہ کے عہد میں کوئی تھے۔ اکثر کبت اور دوہرہ کی بحر میں ریختہ کہتے تھے۔ ان کے چند اشعار دیکھے چونکہ اس بحر میں اچھے نہ معلوم ہوئے اسلیئے لکھے نہ گئے۔

متاخرین

۱۷۱۔ **عماد الملک**۔ نواب غازی الدین خاں عماد الملک، طبع صحیح اور بیان معنی طبع۔ بڑے فضل و نظم والے۔ جمیع علوم پر قادر۔ فن مشہورہ میں ماہر۔ اپنے عہد کے وزرائے ہندوستان میں تھے۔ آج کل اس شہرہ سے سروکار نہیں رکھتے۔ ہفت قلم اور ہفت زبان ہیں۔ ان کا سخن اسلیئے مشہور نہ ہوئے کہ یہ ان کو بنا کر کے رکھتے تھے کسی کو نہ دیتے تھے۔ اسی لئے ان کے اشعار میں پستی بھی ہے اور بلندی بھی۔ انتخاب کر کے شایع کیا جا سکتا ہے چند اشعار کے سوا اور کچھ نہ سنا گیا۔ (۴ شعر)

۱۷۲۔ **عظیم**۔ طبع سلیم، ذہن مستقیم۔ محمد عظیم۔ شاعر بظاہر درویش۔ کلام سے حسن بیان ظاہر ہے۔ حسینوں پر شیدا رہتے۔ شاگرد میرزا سودا ایک مدت تک فرخ آباد میں درویشانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ غرض جس رنگ میں ہوں خوش رہیں۔ (۴ شعر)

۱۷۳۔ **عاشق**۔ خان مہربان علی اعظم خاں، مرزا کھسیٹا عشق کے مرید۔ میاں محترم خاں محترم کے بڑے بھائی۔ ابتدا میں بہت

کہ کہنے لگتے کچھ دنوں سے فقیری لے لی خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔ (۳ شعر)

۱۷۴۔ **عسکری**۔ میرزا عسکری مرشد آبادی۔ شاہ قدرت اللہ قدرت کے یاروں (شاگردوں) میں ہیں (۱ شعر)

۱۷۵۔ **عشق**۔ صاحب حال وکمال، عارف رموز اور کاشف کنوز۔ کلام صوفیانہ صاف باطن۔ عارف و درویش۔ عرف مرزا گھسیٹا عشق آپ کے مریدوں اور معتقدوں کا حلقہ بہت وسیع، سلسلہ نقشبندیہ میں تھے ایک۔ اصلی وطن شاہجہاں آباد پہلے ملازمت کرتے تھے۔ ایک عرصہ سے ترک دنیا کیا اور عظیم آباد میں مقیم ہیں۔ میرزا فدوی ان کے شاگرد اور معتقد ہیں۔ عارفانہ کلام بہت ہے۔ کبھی کبھی ذوق و شوق یا عالم وجد میں دو چار شعر کہہ لیتے ہیں۔ (۲۴ شعر)

حرف غ

متقدمین

۱۷۶۔ **غوثی**۔ محمد غوث پسر ملا قطب الدین گجراتی قاضی حیدرآباد۔ صاحب حال وقال رہتے تھے کبھی کبھی موزونی طبع کے باعث دو تین شعر ریختہ کے کہہ لیتے تھے آخر حرمین شریفین کی زیارت کو گئے اور وہیں انتقال کیا۔ (۱ شعر)

۱۷۷۔ غواصی۔ عہد جہانگیر میں تھے۔ طوطی نامہ نخشبی کو زبان قدیم میں منظوم کیا۔ نصف فارسی اور نصف ہندی بکٹ کہانی کے طرز پر۔ دار دی میں دیکھا اشعار یاد نہیں۔

متوسطین

۱۷۸۔ غریب۔ کالو۔ میاں آبرو کے ہم عصر۔ طبیعت معقول تھی۔ ان کی ایک غزل مشہور ہے۔ (۴ شعر)

۱۷۹۔ غریب۔ میر تقی۔ یہ کوئی دوسرے غریب ہیں۔ کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

متاخرین

۱۸۰۔ غریب۔ محمد امان خاں۔ احمد شاہ کے عہد میں شاہجہان آباد میں تھے۔ بنگالہ کی طرف چلے گئے۔ (۱ شعر)

۱۸۱۔ غلامی۔ شاہجہان آباد میں تھے۔ بذیل قوم سے۔ خبرداری کے پیشہ میں ملازم تھے۔ لیکن فن شعر میں پرلے درجے کے بے خبر تھے پھر بھی طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۱ شعر)

حرف ف

متقدمین

۱۸۲۔ فخری۔ دکنی۔ شاگرد ولی۔ (۱ شعر)

۱۸۳۔ فراقی۔ دکنی۔ فقیر اللہ آزاد کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے۔ (۱ شعر)

۱۸۴۔ **فضلی**۔ افضل الدین خاں۔ اپنے وقت کے خوشگو شاعر تھے۔ ایک مثنوی شاہزادہ کی تعریف میں قریب پانسو اشعار کی بہت آب و تاب سے لکھی۔ (۲ شعر)

متوسطین

۱۸۵۔ **فراق**۔ میرزا مرتضیٰ بیگ۔ توپ خانہ شاہی میں ملازم تھے۔ زیادہ تر فارسی کہتے کبھی کبھی ریختہ بھی۔ اچھے شاعر تھے۔ (۱ شعر)

۱۸۶۔ **فقیر**۔ میر شمس الدین۔ فارسی تذکروں میں ان کے احوال لکھے ہوئے ہیں۔ زبردست شاعر تھے۔ دو تین شعر ریختہ کے بھی ان سے مشہور رہیں۔ حال ہی میں کربلائے معلیٰ کی طرف گئے ہوئے تھے وہیں انتقال کر گئے۔ (۳ شعر)

۱۸۷۔ **فدوی**۔ محمد محسن۔ شاہجہاں آباد کے شرفا میں ہیں علم موسیقی اور ستار نوازی میں مشہور ہیں۔ کبھی کبھی ریختہ بھی کہتے ہیں۔ سہمر شاہی، دور کے جوان ہیں۔ ابھی تک زندہ ہیں۔ (۲ شعر)

۱۸۸۔ **فدا**۔ میر امام الدین۔ آج کل معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۲ شعر)

۱۸۹۔ **فغاں**۔ بڑے ہنگامہ آرا اور ظریف، خوش طبع، شیریں بیان اشرف علی خاں۔ احمد شاہ بادشاہ کے کوکہ (دودھ بھائی) ظریف الطبع اور خوش اخلاط تھے۔ ہر شخص سے چہل کرتے تھے۔ اپنے طرز کے مربوط شاعر تھے۔ ان کے لطیفے اور چٹکلے مشہور رہیں۔ ایک مدت سے راجہ شتاب رائے کے یہاں عظیم آباد میں رہتے تھے۔

کچھ دن ہوئے کہ انتقال کیا۔ فارسی دیوان بھی مرتب کیا تھا۔
خدا بخشے۔ (۴۴ شعر) ان کے اس شعر کو "شادہ تو کیوں کے ..."
ممنونؔ نے ایک قطعہ میں تضمین کیا ہے۔

۱۹۰۔ **فرخ**۔ میر فرخ علی۔ اٹاوہ کے سید زادوں میں ہیں طبیعت رسا پائی ہے ریختہ اور فارسی دونوں کہتے ہیں۔ (۳ شعر)

۱۹۱۔ **فضائل علیخاں بے قید**۔ فضائل علی خاں بے قید تخلص محمد شاہی جوان تھے۔ خوش خوراک خوش پوشاک بڑی خوبیوں سے بسر کرتے تھے۔ شعبدہ بازی اور مصاحبت میں کامل تھے۔ طبیعت درد مند تھی ان کی مثنوی بہت مشہور ہے ہندوستان کی ایک حسین عورت سے عشق ہو گیا تھا۔ اتفاقاً ان کو نواب عمدۃ الملک کے ہمراہ الہ آباد جانا پڑا۔ فراق محبوب میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے اور پریشان رہتے۔ ایک دن نواب مذکور نے ان کی دل بستگی کے لیے محفل نشاط آراستہ کرائی اور ایک طوائف کو اشارہ کیا کہ ان کو اپنے ناز و ادا سے لبھائے۔ شاید ان کا دل بہل جائے اور غم فراموش ہو جائے۔ آخر ان طوائفوں میں ایک ان کے پاس آکر ہزاروں ناز و عشوہ کے ساتھ ان کو اپنے دام میں لے آئی۔ پوری کیفیت انہوں نے اپنی مثنوی میں لکھی ہے اور خوب خوب معانی کے موتی پروئے ہیں۔ لیکن تماشا یہ ہوا کہ جب وہ اپنا دل بہلا چکے اور اس پری رو کے زانو پر سر رکھ کر

سو گئے تو خواب میں اپنی پہلی محبوبہ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہی ہے

"عجب خواب دیکھا ہیں اس خواب میں
ہوا جس سے میں پیچ اور تاب میں" (۷ شعر)

جب نیند سے چونکے تو کسی نے آکر خبر دی کہ کوئی آپ کی تلاش میں آیا ہے۔ باہر آکر دیکھا کہ ایک قاصد خط لیکر آیا ہے۔ جب خط پڑھا تو معلوم ہوا کہ اسی محبوبہ کا ہے۔ اس خط کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔

ع جو دیکھا لفافے پہ لکھا ہے یہ
کہ کھولو نشتابی پڑھو کی گرہ الخ (۵ اشعر)

اس مثنوی میں پانسو کے قریب اشعار ہیں۔ اس کا ابتدائی حصہ تو خوب ہے کہ اس میں عورتوں کے غمزہ و ادا اور حسن کی تعریف کی ہے آخر میں اپنی دیوانگی کا حال لکھا چونکہ حالت دیوانگی میں لکھا مضمون پریشان لکھا۔ ان غزلوں کے اشعار میں صرف ایک ہی شعر ستا جو لکھا گیا۔ ان کا نام حرف "ف" میں جو لکھا تو محض ان کے نام کی وجہ سے ورنہ تخلص کی رو سے حرف "ب" میں ہونا چاہیے تھا (بیقید) غلطی ہو گئی۔ (۱ شعر) غرض خوب آدمی تھے۔ خدا بخشے۔

۱۹۲۔ **فدوی**۔ فدوی لاہوری۔ مغرور لڑاکو تھے۔ فرخ آباد سے میرزا سودا سے مباحثہ اور مجادلہ کرنے کو آئے اور ہنگامہ برپا کر دیا۔ بڑی ذلت اٹھانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے۔

ریختہ میں مثنوی یوسف زلیخا لکھی تھی اور سب کو سناتے پھرتے تھے جو ان کی تعریف کرتا اس سے خوش ہوتے۔ آجکل معلوم نہیں کہ زندہ ہیں یا مر گئے۔ (۲ شعر) میر فتح علی شہید آنے ان کی خوب ہجو کہی ہے۔ ان کے حسب حال قصہ بقال و بوم میں درج ہے۔

متاخرین

۱۹۳۔ **فرحت**۔ محمد فرحت اللہ سلمہ قاضی زادہ مرشد آباد۔ شاہ مدار کے پوتے ہیں۔ ریختے یا لبس بہت کہا ہے (۱۲ شعر)

۱۹۴۔ **فدوی**۔ مرزا بچھو، جوان مستعد امثال اور محاورہ بندی میں یگانہ سخن میں مذاق عالی رکھتے ہیں اور طبیعت رواں ہے۔ ہر دل عزیز، خوش طبع، شیریں کلام، وطن اصلی شاہجہاں آباد۔ شاہ عشق کے شاگرد ہیں پہلا دیوان ضایع کر دیا اس کے بعد جو کہا تو خوب کہا۔ علم موسیقی اور ستار نوازی بھی کچھ دسترس پیدا کی ہے دردمند، عاشق مزاج ایک جگہ قرار نہیں۔ کبھی عظیم آباد میں کبھی مرشد آباد میں اور کبھی فیض آباد میں رہتے ہیں سنا ہے کہ بنگالہ میں نگر سیٹھ کے یہاں رہتے ہیں فقیر سے دوستی رکھتے ہیں۔ (۵۰ شعر)

۱۹۵۔ **فرحت**۔ میرزا الفت بیگ۔ الہ آبادی بندہ نے ان کو نہیں دیکھا مگر دوستوں سے سنا کہ وہ اپنے دیار میں بے مثل ہیں۔ فصیح بیان، شیریں زبان، غالباً شاہجہاں آباد ان کا اصلی وطن ہے۔

کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے خصوصاً غزل میں قطعہ بڑی خوبی
سے کہتے ہیں۔ (۵ شعر)

۱۹۶۔ **فخر** ۔ میر فخرالدین۔ مؤدب، متواضع شاگرد میرزا سودا۔
اشرف علی خاں مؤلف تذکرہ فارسی کے بیٹے۔ اکثر میرزا کے
ساتھ رہتے ہیں اور ان کی غزلیں لکھتے ہیں۔ اچھے آدمی ہیں (۱۴ شعر)

۱۹۷۔ **فراق** ۔ میاں ثناء اللہ۔ میاں ہدایت کے بھتیجا۔ حال کے
شاعر ہیں شاہجہاں آباد میں رہتے ہیں سنا کہ خواجہ میر درد
کو اپنا کلام دکھاتے ہیں۔ مربوط کہتے ہیں۔ (۱ شعر)

۱۹۸۔ **فارغ** ۔ ہندو بچہ، دکالت پیشہ۔ میاں حاتم کے شاگرد
اور مولوی فخر الدین کے مرید ہیں۔ آج کل شاہجہاں آباد میں
رہتے ہیں کلام میں تازگی ہے۔ (۱ شعر)

۱۹۹۔ **فصیح** ۔ افصح الفصحا، ابلغ البلغا۔ میرزا بیدل کے شاگرد۔
ان کے آبا و اجداد طالقان کے باشندے تھے جو توران
کی طرف ہے۔ عمر سو سال کے قریب ہو گی۔ درویشانہ لکھنو
میں تکیہ بنا کر توکل سے رہتے ہیں۔ فارسی دیوان ہے۔ کلام
اپنے استاد کی طرح صوفیانہ ہوتا ہے۔ بڑھاپے اور کثرتِ
استعمال افیون سے بالکل سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہیں۔ اٹھنے
کی طاقت نہیں (اور ۱۱۹۲ھ میں انتقال کر گئے۔ خدا بخشے)
فارسی میں افصح تخلص رکھتے ہیں مگر چونکہ شاہ فصیح کے نام

سے مشہور ہیں اس لئے حرف "ت" میں بیان ہوا۔ (۵ شعر)

حرف ق

متقدمین

۲۰۰۔ **قادر**۔ میر عبدالقادر۔ ساکن حیدرآباد۔ ان کا مرتبہ زیادہ مشہور ہے۔ بڑے مقدس اور اہل دل تھے۔ ابتدا ہی سے درویشانہ مذاق رکھتے تھے۔ جب پچاس سال سے زیادہ عمر ہوئی تو اس دیار کے ایک مشائخ میں سے جو نسبتاً شیخ شہاب الدین سہروردی سے تعلق رکھتے تھے مرید ہوئے اور گوشہ نشین ہو گئے۔ (۱ رباعی)

متوسطین

۲۰۱۔ **قدر**۔ محمد شاہ کے عہد میں تھے۔ میر تقی کے تذکرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وضع اوباشانہ تھی۔ مذہب و ملت کی قید سے آزاد۔ کبھی کبھی کوچہ و بازار میں نظر آجاتے تھے۔ ان کا یہ شعر بہت مشہور ہے اور ہندوستانی قوال اکثر گاتے ہیں :۔

آج آئے ہو تو رہجاؤ سجن رات کی رات
لیلتہ القدر سے بہتر ہے ملاقات کی رات (۱ شعر)

۲۰۲۔ **قبول**۔ غنی بیگ کشمیری۔ خان آرزو کے تذکرہ میں ان کا

حال لکھا ہوا ہے۔ فارسی کے شاعر تھے۔ جب دیکھا کہ ریختہ کی گرم بازاری ہے تو اپنے طور پر کہتے تھے۔ (۱ شعر)

۲۰۳۔ **قلندر** ۔ بیدہ سنگھ۔ ان کے آبا و اجداد امیر کبیر تھے۔ یہ خود کسی پر عاشق ہو گئے اپنی قوم سے علاحدہ ہو گئے اور فقیرانہ قلندری اختیار کیا۔ آج کل معلوم نہیں کہاں ہیں۔ طبع موزوں رکھتے ہیں۔ (۴ شعر)

۲۰۴۔ **قائم** ۔ صاحب فصاحت و بلاغت سخن داں و نکتہ داں شیخ محمد قائم۔ شاعر خوشگو طبع بلند اور فکر ارجمند رکھتے ہیں۔ اشعار دل پذیر اور ربط الفاظ بے نظیر۔ ابتدا میں خواجہ میر درد سے وابستہ ہوئے پھر میرزا سودا کے شاگرد ہوئے۔ چاندپور ندینہ کے باشندہ چونکہ ابتدائے جوانی ہی سے شاہجہاں آباد آکر رہے اس لئے ان کی زبان درست ہے۔ طالب آملی کے طرز سے ان کا طرز ملتا جلتا ہے۔ بہت سی مثنویاں کہیں اور معانی کے موتی ایسا پروئے کہ شاید ہی کسی نے کہا ہو۔ بندہ نے ان کو دیکھا تو نہیں مگر اکثر ان کی خوبیاں سنیں۔ آج کل سنبھل مراد آباد میں ہیں۔ (۹ شعر)

۲۰۵۔ **قدرت** ۔ بلند پایہ و قوی مایہ۔ درویش خصلت ۔ میر قدرت اللہ۔ میر شمس الدین فقیر کے وابستگان میں سے ہیں۔ درویش وضع، خلیق طبع، بلند قدر، بدیع شنیدہ، فارسی اور ہندی میں نزدگو، الفاظ درست استعمال کرتے ہیں بندہ نے ان کو ایک بار لکھنؤ میں ایک مشاعرہ میں دیکھا۔ اگرچہ ان کا تعلق او[illegible]

سے ہے مگر ان کے اشعار کی شہرت طبقۂ متاخرین میں ہوئی۔ ان کا دیوان
نظر سے نہیں گزرا لیکن ان کی ایک مشہور غزل اور چند اشعار لکھے
جاتے ہیں۔ سنا کہ میر مذکور آج کل مرشد آباد میں قیام رکھتے ہیں اصلاح
طالبِ امیر شمس الدین فقیر سے لی ہوگی۔ خوب آدمی ہیں۔ خدا سلامت
رکھے۔ (۲۴)

متاخرین

۲۰۶۔ **حزین**۔ کشمیری۔ میاں حسرتؔ کے شاگرد۔ سوداگر پیشہ ہیں۔ بندہ
نے ان کو ایک بار دیکھا ہے۔ مشاعرہ کے دن غریب خانہ پر آئے
تھے۔ خوشنویس ہیں۔ (۳ شعر)

۲۰۷۔ **قرباں**۔ تازہ گو میر حیوتؔ جوان تیس سال کی عمر یا ہی پہنچے
تھے۔ اتنی ہی عمر میں بڑی خرابی سے کھنچے تھے مرزا مسعود کے شاگرد تھے۔
ایک روز فیض آباد میں فرنگی فوج پر اپاندے جا رہی تھی۔ اتفاقاً
یہ اپنے ایک دوست کے ساتھ درمیان میں آ گئے۔ ان نا کھیلوں
نے اپنی عادت کے موافق شور و غل مچانا شروع کیا اور بیہودہ گوئی
کرنے لگے۔ یہ بیچارے بلائے ناگہانی میں گرفتار ہو کر عاجزی اور انکساری
دکھلانے لگے اور معافی چاہی کہ نادانستہ اس راہ میں چلے۔ خدا کے لئے
راستہ دیدو مگر ان مغروروں نے ایک نہ سنی اور الٹے لگے گالیاں دینے
بہت تو تو میں میں کے بعد مارے غیرت کے جان پر کھیل کر ان پر حملہ کیا
آخر ایک کو زخمی کیا اور یہ جوان ان سنگین دلوں کے سنگینوں سے

ہلاک ہو گئے۔ ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو "کہ اپنی جان کو آبرو کی خاطر قربان کر دیا۔ (۲ شعر)

۲۰۸۔ **فانع** ۔ ناصر خاں کے نبیرہ۔ ہندی اور فارسی دونوں کہتے ہیں۔ اصلی وطن شاہجہان آباد ہے۔ ایک مدت سے لکھنو میں قیام ہے ایک روز میرزا سودا سے ملنے آئے تھے۔ بندہ بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کی آنکھوں سے وحشت ظاہر ہو رہی تھی شاید کسی پر دیوانے ہوں گے مشہور لوگوں میں نہیں ہیں طبیعت موزوں پائی ہے (۱ شعر)

حرف ک

متوسطین

۲۰۹۔ **کمترین** ۔ میاں کمترین۔ ایہام بند تھے۔ نوکری پیشہ۔ سرکار نواب عماد الملک سے توسل تھا۔ اپنی استعداد کے موافق کہتے تھے۔ ان کا شہر آشوب مشہور ہے اسی سے چند اشعار لکھے جاتے ہیں۔ (۵ شعر)

۲۱۰۔ **کاکل** ۔ شاہ کاکل درویش تھے۔ میاں آبرو کے معاصر۔ پہلے نوکری کرتے تھے اب ترک دنیا کر دی۔ (۲ شعر)

۲۱۱۔ **کامل** ۔ شیخ لطف اللہ۔ شاگرد خاکسار۔ (۱ شعر)

۲۱۲۔ **کافر** ۔ میر علی نقی کا فرشتہ کا۔ محمد شاہی جوان۔ ایک مدت سے مرشد آباد کی طرف ہیں۔ بڑے حسین اور ظریف تھے پہلے فارسی کہتے

اور تسکین تخلص تھا۔ اس پر تسکین نہ ہوئی تو جنوں رکھا۔ جیتا وید
خاں خواجہ سرا کی خدمت میں نوکر ہوئے تو ریختہ کہنا شروع کیا۔
میرے قبلہ گاہ نے ظرافت سے ان سے کہا کہ تم فارسی اور ہندی
میں تو کہتے ہی ہو اب عربی میں کہو اور ملعون تخلص رکھو۔ اس پر وہ
بہت ہنسے۔ ان کے نام کی وجہ یہ ہے کہ تخلص کا فقر تھا۔ جب کوئی شعر
پڑھتے تو کہتے کہ یہ شعر نہیں بلکہ ٹپکا ہے اسی لئے شعرا میں کا فر ٹپکا
مشہور ہو گئے۔ الغرض عجیب انسان تھے۔ خدا بخشے۔ (۴۲ شعر)

۳۱۲ کلیم۔ شاعر زبردست اور قدیم مشاق۔ میر محمد حسین۔ محمد شاہی
جوان۔ رنگ گندمی، قد لمبا، خان آرزو اور میر تقی سے قریبی رشتہ
رکھتے تھے۔ شعر و شاعری کے فن میں استاد۔ نثر و نظم دونوں پر
بے پناہ قدرت تھی۔ عروض اور قافیہ میں ایک رسالہ ہندی لکھا اور
فصوص کا جو زبان عربی میں ہے ریختہ میں ترجمہ کیا۔ ہندی نثر میں
بھی ایک کتاب لکھی چنانچہ اس کا ایک فقرہ یاد رہا وہ لکھتا ہوں۔
جس وقت کہ احمد شاہ کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی اس کے بارے
میں لکھتے ہیں:۔ کل کے دن تھے بادشاہ اور وزیر، آج کے دن ہو بیٹھے
ہیں اندھے ہو بہرے۔ ایسی دولت سے زنہار زنہار فاعتبروا
یا اولی الابصار۔" شاعری میں اتنی قوت اور زور کے باوجود
کلام میں نمک نہیں اسی لئے ان کے اشعار مشہور نہ ہوئے۔ غرض
عجیب انسان تھے۔ شاہجہان آباد میں انتقال ہوا۔ (۳۱ شعر)

ان کا ایک شعر ہے۔ ؎

کافر و مسلم کیے ہیں قتل اک شمشیر سے
اے کلیم اس یار نادر سے پڑا پالا نہیں

اس شعر میں نادر حسین خاں کی طرف اشارہ ہے جو اس زمانہ میں حسین مشہور تھے۔

۲۱۴۔ کاشی ناتھ۔ لالہ کاشی ناتھ۔ وطن پٹیالہ پسر نوند مورداس۔ دیوان ٹن میں ملازم ہیں طبیعت موزوں ہے۔ (۱ شعر)

۲۱۵۔ کھنجن۔ کوئی عورت رنڈی ہے معلوم نہیں کہاں کی ہے (۲ شعر)

حرف گ

متاخرین

۲۱۶۔ گمان۔ میاں نذر علی خاں۔ سپاہی پیشہ۔ گولہ خاں نوّاب کے یاروں میں۔ وطن پتا بیچھاک باد ہے۔ مرثیہ منقبت اور غزل سب کچھ کہتے ہیں۔ فکر اچھی ہے روزگار موافق ہے اور زمانہ مطابق۔ فیض آباد میں رہتے ہیں۔ بڑے مشاق ہیں طبیعت دل سے۔ کلام با اثر ہوتا ہے۔ (۲۳ شعر)

۲۱۷۔ گداز۔ میاں حسرت کے شاگرد۔ سپاہی پیشہ۔ کبھی کبھی لکھنؤ میں نظر آجاتے ہیں۔ آجکل معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۵ شعر)

۲۱۸۔ گریاں۔ میر علی امجد پسر میر علی اکبر جوان شائستہ۔ وطن

شاہجہاں آباد۔ ابتدا میں میاں قدرت سے آخر میں میر ضیا سے صلاح لیتے رہے۔ سپاہی پیشہ ہیں۔ روزگار سے مہلت ملنے پر شعر و سخن کا شوق رکھتے ہیں۔ (۴ شعر)

حرف ل

متقدمین

۲۱۹۔ **لطفی**۔ دکنی۔ دورِ قدیم کے شاعر۔ (۲ شعر)

حرف م

متقدمین

۲۲۰۔ **مرزا**۔ ابو القاسم مرزا۔ ابو الحسن تانا شاہ کے مقرب بارگاہ۔ جب ہندوستان کی فوج نے ملک دکن کو تاراج کیا تو انہوں نے غیرت کے مارے فقیری لباس پہن کر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ عبداللہ گنج جو حیدرآباد میں مشہور مقام ہے وہیں تنہائی میں بیٹھ کر بقیہ عمر یادِ خدا میں بسر کر دی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (۲ شعر)

۲۲۱۔ **محمود**۔ محمود بیگ دکنی۔ بیجاپور کے شاعر۔ فخری کے معاصر بھی اور قریبی رشتہ دار بھی۔ (۱ شعر)

۲۲۲۔ **ملک**۔ ملک دکنی۔ یہ بھی اسی دیار کے تھے۔ (۱ شعر)

۲۲۳۔ **موسوی معروف فطرت**۔ موسوی خاں۔ فطرت اور موسوی تخلص۔

فارسی کے شاعر تھے۔ فطرت، موسوی اور معز تینوں تخلص رکھتے تھے۔ عہدِ عالمگیری میں تھے۔ ان کا ریختہ کا بھی دو ایک شعر ہے۔ (۲ شعر)

۲۲۴۔ **محق** ۔ (محقق) دکنی شاعر تھے لیکن کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی لوگوں سے تربیت پائی تھی۔ (۱ شعر)

۲۲۵۔ **مہر علی** ۔ دکنی۔ بڑے ظریف اور ہنسوڑ۔ بادشاہی خطیب کے بیٹے۔ اپنے معاصرین کو طعن اور استہزا سے رنجیدہ کر دیتے تھے۔ سب سے ٹھٹھول کرتے تھے۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک دن کسی مجلس میں شعر و شاعری ہو رہی تھی کسی نے ایک شعر پڑھا۔ ان کے والد نے شعر کے معنی کچھ اور بتائے اور انہوں نے اس کے برعکس۔ بحثا بحثی شروع ہوئی۔ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ ہاں صاحب! آپ نہیں جانتے جانے ـــــــ خطیب کا۔ چونکہ ان کے والد خطیب تھے یہ مثل خوب موقع پر پھبتی۔ خدا بخشے۔ (۱ شعر)

متوسطین

۲۲۶۔ **موزوں** ۔ خواجہ قلی خاں۔ قلعہ برہان پور کے صوبہ دار۔ بہادر شاہ کے عہد میں تھے۔ (۱ شعر)

۲۲۷۔ **میر میراں** ۔ میر میراں۔ سید نوازش خاں خطاب تھا۔ (۱ شعر)

۲۲۸۔ **مخلص** ۔ رام انند رام۔ فارسی گو ہیں۔ شاگرد میرزا بیدل مرحوم۔ اعتماد الدولہ وزیر الممالک کے وکیل تھے۔ آخر عمر میں خان آرزو کے شاگرد ہوئے۔ ان کے حالات خان مذکور کے تذکرہ میں لکھے گئے ہیں۔

کبھی کبھی ندرت سے شعر ریختہ بھی کہہ لیتے تھے۔ دمہ کے مرض میں انتقال ہوا۔ (۱ شعر)

۲۲۹- **مزمل** - میاں شاہ، فقیر آدمی تھے حافظ قرآن۔ اس زمانے کے لوگ ان کے فضل و کمال کے باعث ان کا احترام کرتے تھے۔ نئے مضمون کی تلاش کرتے تھے۔ (۴ شعر)

۲۳۰- **مضمون** - میاں شرف الدین۔ ملازم پیشہ۔ اکبر آباد کے متصل ایک قصبہ جاجو (جاجمئو) ہے وہیں کے باشندہ تھے۔ ابتدائے جوانی میں اکبر آباد سے شاہجہان آباد آئے اور زینت المساجد میں مقیم ہوئے کم کہتے ہیں مگر اچھا کہتے ہیں۔ شیخ فرید گنج شکر کی اولاد میں تھے۔ چنانچہ خود کہا ہے ؎

کریں کیوں نہ شکر لبوں کو مرید
کہ دادا ہمارا ہے بابا فرید

خان آرزو سے اصلاح لیتے تھے۔ نزلہ کے سبب سے دانت سب گر گئے تھے۔ خان مذکور ان کو شاعر بیدانہ کہتے تھے نقل ہے کہ میاں مضمون نواب عمدۃ الملک کے پاس ایک دوست کی نوکری کی سفارش کے لئے گئے نواب صاحب نے قبول کیا۔ وہ شخص برابر کام میں لگا رہا۔ نواب نے یہ سمجھا کہ تنخواہ پاتا ہوگا یہ بیچارہ کم فہم سمجھتا رہا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں جب اسی طرح دس مہینے گذر گئے تو اس نے میاں مضمون کو اس امر سے آگاہ کیا۔ انہوں نے فی البدیہ ایک شعر کہہ کر

نواب موصوف کے پاس بھیجا۔ نواب قدر شناس نے اسی وقت پوری
مدت کی تنخواہ عنایت کر دی۔ شعر یہ ہے۔ ؎

عرضِ حال اپنی سے ہیں ابھی شرافت دلِ نصیب
نہیں سخن رکھنے زباں کے بیچ گویا یہ نجیب

الغرض عجیب انسان تھے آخر دہلی میں مسجد ہی میں وفات پائی (۲۷ اشعار)

۲۳۱۔ مظہر۔ فصیح تبیان، بلیغ دوراں، میرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ
زینتِ دہلی اکبرآباد۔ خوش تقریر بیان سے باہر۔ یقین اور حزیں
دونوں ان کے شاگرد ہیں۔ عمر نوے سال کے قریب ہوگی۔ آج کل
مستقل مراد آباد میں مقیم ہیں اور درویش ہیں وعظ فرماتے ہیں۔ نقشبندیہ
سلسلہ میں اکثر استفادہ پاسکے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر
فیض حاصل کرتے ہیں اور مرید ہوتے ہیں۔ دیوان میں فارسی اشعار مرتب
کیا ہے جس کو مرتبہ کمال تک پہنچایا۔ پہلے ریختہ کہیں کہتے تھے۔ دو چار
شعر سننے کے بعد تیر سا لکھے گئے۔ (۱۰ شعر)

۲۳۲۔ محمد اللہ۔ میر محمد اللہ میر حمزہ علی زمانہ کے والدین کا ذکر
پہلے ہوچکا۔ جوان ہونہار تھا۔ کوئی تخلص نہ تھا۔ کبھی کبھی دو تین شعر
کہہ لیتے تھے۔ شاعروں سے بہت ربط رکھتے تھے۔ علم موسیقی میں بڑی
مہارت پیدا کی تھی۔ نعمت خاں کے نہال کو درست یاد کرتے تھے۔ (۲ شعر)

۲۳۳۔ مراد۔ شیخ محمد مراد۔ (۱ شعر)

۲۳۴۔ منعم۔ میاں محمد قائم کے بڑے بھائی۔ مشہور لوگوں میں نہیں ہیں

لیکن شعر پست رتبہ کا کہتے ہیں۔ کلام سے پختگی ظاہر ہوتی ہے۔ (۳ شعر)

۲۳۵۔ **میرزا محمد۔** میرزا فرید کے بڑے بھائی۔ (۱ شعر)

۲۳۶۔ **میرزا مہدی۔** کوئی تھے۔ (۱ شعر)

۲۳۷۔ **مظلوم۔** سید ناصر الدین خاں پسر سید معین الدین خاں۔ رسالدار والا شاہی کے سر گروہ تھے۔ محمد شاہ کے دور میں۔ انہوں نے بھی ایک مختصر تذکرہ معاصرین شعرا کا لکھا ہے۔ اور کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۲۳۸۔ **مکھن و پاکباز۔** میاں صلاح الدین عرف مکھن مشہور پاکباز۔ مکھن اور پاکباز دونوں تخلص کرتے تھے۔ شاہ گدائی کے بیٹے اور شاہ جلال کے پوتے۔ محمد شاہی دور کے جوان گوشہ نشین۔ وطن شاہجہان آباد۔ اکثر اوراد و وظائف میں مشغول رہتے۔ سنا ہے کہ لکھنو آکر دو قوال بچوں سوہنا اور مکھن پر نظر الفت رکھتے تھے۔ عاشق و معشوق دونوں ہم نام گویا خود اپنے پر عاشق تھے چنانچہ اس کے عشق میں خود کہتے ہیں۔

بہیں ندیاں مرے آنسو سے جو تیرے ہجر میں رویا
کہے ہے ساری بستی ہائے مکھن نے ہمیں کھویا (۲ شعر)

۲۳۹۔ **موزوں۔** راجہ رام نرائن صوبہ دار عظیم آباد۔ شیخ علی حزیں کے شاگرد۔ فارسی کے صاحب دیوان شاعر۔ بڑے خوش گو۔ دوست پرست اور سپاہ دوست۔ ریختہ کے شعر کم کہے گویا نہیں کے برابر۔

ہاں جیسے ہی کہ سراج الدولہ کے شہید ہونے کی خبر شہر میں مشہور ہوئی
اسی وقت فی البدیہہ یہ شعر پڑھا، مخبروں سے خبر پوچھنے اور روتے ؏

عزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزرا

۲۴۰۔ **محسن**۔ شیخ محمد محسن۔ جوان بڑے عالم اور حلیم۔ سراج الدین علی خاں آرزو کے رشتہ دار۔ میر محمد تقی کے بھتیجا۔ وطن اکبرآباد۔ خاں مذکور سے تربیت پائی۔ شعر میں بڑی مہارت پیدا کی آج کل نواب سالار جنگ بہادر کی سرکار میں سرفراز ہیں۔ زمانہ کی تکالیف کے باعث ایک مدت سے شعر گوئی کی طرف رغبت نہیں ہے۔ ابتدا میں جو کچھ کہا پختہ کہا۔ (۱۱ شعر)

۲۴۱۔ **میر**۔ ہندوستانی شعرا کے میر، فصیح زماں، دل پزیر شاعر، بے نظیر سخن سنج۔ میاں محمد تقی۔ بیان آسمان سے بلند اور گوہر ضمیر آفتاب سے بڑھ کر طبیعت عالی، فکر رواں، نثر چراغ روشن اور نظم گلہائے گلشن۔ اشعار چمکیلے موتی، انداز سخن بے حساب، ان کی ذکاوت کے آگے مہر و ماہ کی تابانی ہیچ بڑے صاحب قدرت استاد ہیں۔ کلام طرز شفائی کے مانند۔ خاں آرزو کے بھتیجا (؟) (بھانجا) اور انہیں کے شاگرد وطن اکبرآباد محمد شاہی دور کے جوان آج کل شاہجہاں آباد میں ہیں۔ ساٹھ سال کے تقریباً عمر ہو گی۔ ان کا ایک تذکرہ متقدمین اور معاصرین شعرا کا ان کی یادگار ہے۔ رباعی، غزل،

قصیدہ، ہجو اور مدح سبھی کچھ کہتے ہیں لیکن غزلیات جو کہتے ہیں ان سے خاص طرز ادا ظاہر ہوتا ہے بلکہ ان کی شہرت بھی انہیں غزلوں ہی سے ہے۔ بڑے بد دماغ ہیں لیکن یہ غرور ان کے لئے زیبا ہے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۱۱۲ شعر)

متاخرین

۲۴۲۔ حبیب۔ دقائق و حقائق آگاہ، رسوم و علوم سے واقف صاحب فضل و کمال حضرت شاہ خلیل الدین شاہ اجمل کے بڑے بھائی جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔ شاہ خوب اللہ الہ آباد کے فرزندوں میں ہیں۔ فاضل اور عالم، شاعر عربی و فارسی کبھی کبھی اس دیار کے ریختہ گویوں کی خاطر ریختہ بھی کہتے تھے۔ حال ہی میں زیارت مکہ معظمہ کے لئے گئے۔ منزل مقصود سے لوٹ کر آنے کے بعد انتقال کیا۔ (۲ شعر)

۲۴۳۔ محزون۔ مولوی غلام حسین الہ آبادی۔ بڑے عالم و فاضل۔ فارسی کے شاعر تھے۔ بندہ سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن اس دیار کے اکثر دوستوں سے ان کی تعریفیں سنیں۔ ابتدا میں کچھ ریختہ بھی کہا۔ طبیعت درد مند تھی۔ کلام ہی سے ظاہر ہے۔ اصلی وطن شاہجہاں آباد تھا۔ علم حاصل کرنے کے خیال سے الہ آباد میں دنوں رہے۔ اس لئے الہ آبادی مشہور ہو گئے۔ عرصہ ہوا کہ انتقال کر گئے۔ (۵ شعر)

۲۴۴۔ ممنون۔ میر قمر الدین نصیر دہلوی کے شریف زادوں میں ہیں۔ نواب عماد الملک کے ساتھ بڑی خوبیوں سے بسر کرتے ہیں۔ (۱ شعر)

۲۴۵۔ قشقی۔ شیخ غلام احمد قادری ساکن دادری سرکار نارنول
شاہجہان آباد کا ایک قصبہ۔ میرزا مظہر جان جاناں کے شاگرد۔ پہلے
واقف تخلص تھا۔ جب شاہ واقف سے واقف ہوئے تو قشقی تخلص
بدل دیا۔ آتش پردازی میں بہت مربوط ہیں۔ فارسی میں اچھے
اشعار کہتے ہیں اور ریختہ بھی۔ کچھ دنوں سے فیض آباد آئے ہوئے
ہیں۔ خوش اوقات، پاکیزہ صفات۔ تازہ مضمون کی تلاش
رہتی ہے۔ (۴ شعر)

۲۴۶۔ مسافر۔ کون ہیں کہاں کے ہیں کچھ معلوم نہیں۔ اتنا جانتا ہوں
کہ میرے معاصر ہیں۔ ان کا ایک شعر سنا۔ کلام میں افسردگی کی چاشنی
ہے۔ (۱ شعر)

۲۴۷۔ محسن۔ شیخ ولی اللہ۔ نوکری پیشہ۔ درویش اندیشہ۔ وطن اصلی شاہجہاں
آباد۔ شاگرد میرزا سودا۔ کلام لطافت سے خالی نہیں ہوتا۔ مہربان خاں کے
پاس فرخ آباد میں رہتے ہیں۔ (۲ شعر)

۲۴۸۔ مشغول۔ میاں کاظم علی۔ جوان الٰہ آباد کا ہے کبھی شعر کہتے ہیں۔ (۱ شعر)

۲۴۹۔ ممتاز۔ شاعر بے تکلف حافظ فضل علی۔ طرز کلام استوار، فکر
بیان ہموار، سخن شاعرانہ اور طرز استادانہ۔ حافظ قرآن۔ شاہجہاں
آباد کے شیخ زادوں میں ہیں۔ شاگرد میرزا سودا۔ سنا کہ آجکل دکن
گئے ہوئے ہیں۔ ایک مثنوی لاٹھی نامہ خوب کہی جس کا سلسلہ عصائے
کلیم تک پہنچایا ہے اور خوب خوب افکار کے پھول کھلائے ہیں۔

لاٹھی نامہ کے اشعار (۱۲ عدد) غزل کے اشعار (۳۲ عدد)

۳۵۰۔ محتشم ـ موزوں طبع خوشگو محتشم خاں نام۔ جہان خوش سواد نژاد
یار باش نوکری پیشہ۔ اپنے بھائی خواجہ محمد تقی خاں رسا اور ان کے
نواسے قاسم علی خاں بہادر کے ساتھ ٹھاٹ سے بسر کرتے تھے۔ یہ بھی
بھائی شعر گوئی کے شوقین ہیں۔ ان کا کلام ان سے زیادہ تر ہوتا ہے
شاہ رکن الدین عشق کے شاگرد ہیں۔ بڑھ کے پڑھے اشعار ہیں۔ (۱۱ شعر)

۳۵۱۔ مجنوں ـ عظیم آبادی ہیں۔ طبیعت موزوں ہے۔ میر ضیا سے اصلاح
لیتے ہیں۔ کلام سے درد مندی ظاہر ہوتی ہے۔ (۱۲ شعر)

۳۵۲۔ مُشتری ـ عجائب رام۔ شاہ قدرت کے شاگرد مرشد آباد میں رہتے
ہیں۔ وہیں کے باشندہ ہیں۔ کبھی کبھی شعر کہتے ہیں۔ ظاہراً منشی معلوم
ہوتے ہیں۔ (۱ شعر)

۳۵۳۔ مستعد ـ یار علی خاں شاہجہان آبادی صاحب طبع در ...
مرزا فدوی کے شاگرد۔ (۳ شعر)

۳۵۴۔ مائل ـ میاں محمدی شاہجہاں آبادی آجکل مرشد آباد میں رہتے
ہیں اور شاہ قدرت سے اصلاح لیتے ہیں۔ فکر معقول رکھتے ہیں۔ (۱۱ شعر)

۳۵۵۔ منتظر ـ مرشد آبادی۔ کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۳۵۶۔ معین ـ طبیعت متین شیخ محمد معین الدین بدایونی۔ طرز کلام
شاعرانہ۔ طبع دقت پسند۔ نکتہ چیں۔ اکثر اپنے معاصرین سے الجھتے
ہیں۔ چنانچہ ایک بار بندہ کے ایک شعر پر غلط اعتراض کیا۔ بہت سمجھایا

نہ سمجھے۔ میرزا سودا کی سند دی، نہ مانے اور کہا کہ میرے پاس میرزا کے دیوان کا صحیح نسخہ ہے اس میں اس طرح نہیں۔ الغرض جہاں کہیں ایسا لفظ پاتے ہیں اپنے استاد کے دیوان کو اپنی طبیعت کے موافق درست کر دیتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں۔ چونکہ شہر بدایوں کے ہیں حق ان کے ساتھ ہے لیکن باوجود اس خودرائی اور خودپسندی کے ان کے جیسا صاحب طبع کوئی نہیں۔ مثنوی، قصیدہ اور ہجو سب کچھ اچھا کہتے ہیں۔ ہجو کشمیری اور قصیدہ بابت آب سرد، جس کو ہندی میں "ڈربا" کہتے ہیں بڑے آب و تاب سے لکھا ہے۔ ایک مدت تک الٰہ آباد میں رہے ہیں آج کل سنا کہ خیرآباد میں ہیں۔ خیرآباد رہیں۔ (۹۲ شعر)

(۱) ان کا ایک شعر ہے ؎

لخت دل نہیں ہے جو لے نکلے ہے نت قاصد اشک
پرزے جاں اپنے کے بھیجے ہیں تجھے ڈاک میں ہم

یہ مضمون بہت خوب ہے لیکن بندش درست نہیں۔ جو محاورہ جانتا ہے وہ سمجھتا ہے۔

(۲) خوش ہم عریانی سے اپنی ہیں برنگ بوئے گل
نکلے جاتے ہیں ٹھہرتے نہیں پوشاک میں ہم

خوش ہم عریانی ناموزوں ہے اسلئے کہ "م" "ر" سے اس طرح پیوستہ ہے کہ "عیوق" ہرن کی آنکھ کی طرح چوکڑی بھر کے غائب ہے اور یہ سخت عیب ہے۔

(۳) ع نہ آیا یار دوپہری بھی ڈھلی افسوس

پہلا مصرع یاد نہیں۔ یہ محاورہ درست نہیں ہے شاہجہاں آباد والے دوپہر ڈھلی بولتے ہیں نہ کہ دوپہری۔ ہاں بیرونجات کے لوگ ایسے ہی بولتے ہیں۔

(۴) بیٹھا ہے ہو پتنگ [illegible] شمع

یارب کوئی اسیر بت خانگی نہ ہو

مضمون تو اچھا ہے مگر لفظ "بت خانگی" نامانوس ہے۔ بندہ نے ایسا کہیں نہیں سنا۔

۲۵۷۔ **مجنوں**۔ شاہ مجنوں۔ نومسلم محمد شاہ کے دیوان لچھمن ناتھ کا پوتا۔ باپ کا بھی وہی مذہب تھا۔ اس نے مذہب اسلام قبول کر لیا لیکن آج تک کفر و آفاق کی بو دل سے نہ گئی۔ ننگے سر ننگے پاؤں پریشان حال مارا مارا پھرتا ہے پہلے حسرت تخلص تھا۔ پھر عالی رکھا۔ جب میر انشاء اللہ سے صحبت رہی تو مجنوں تخلص رکھا۔ اپنے کو میر تقی میر کے شاگردوں میں شمار کرتا ہے لیکن وہی مثل ہے:

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود

چوں بیاید ہنوز خر باشد

(۲ شعر)

۲۵۸۔ **مخلص**۔ بدیع الزماں خاں۔ حسین جوان ہیں خوش حال امیر۔ وطن اصلی شاہجہاں آباد۔ ایک مدت تک نواب عالیہ کی سرکار میں فراش خانہ کی خدمت پر مامور تھے۔ کچھ دنوں سے معزول ہوگئے اور اپنے وطن واپس گئے۔ شہنشاہ وقت کے شاگرد ہیں کبھی کبھی اچھا کہتے ہیں۔ بندہ سے آشنائی ہے۔ (۳ شعر)

۲۵۹۔ **محمد علی خاں** نعیم اسد خاں کے بیٹے۔ مرزا کی کے نام سے مشہور ہیں۔ بڑے قابل انسان، خوش معاش، رئیس وقت، نواب عالیہ کی سرکار میں اکثر خدمات و در دست پر سرفراز ہوتے ہیں۔ علم موسیقی سے بھی شغف ہے اور اس میں ذوق پیدا کیا ہے۔ زیادہ تر اسی میں مشغولیت ہے۔ کبھی کبھی دو تین شعر بھی کہہ لیتے ہیں۔ (۲ شعر)

۲۶۰۔ **مشعر** مرزا علی نقی کشمیری۔ لکھنؤ میں رہتے ہیں لیکن تخلص واقعی قیامت کا ہے۔ (۱ شعر)

۲۶۱۔ **مصحفی** شیخ ہمدانی، فصاحت و بلاغت میں طبع رواں۔ امروہہ کے شرفا میں ہیں۔ دہلی سے متصل ایک قصبہ اکبرپور میں پیدا ہوئے جو ان کے بزرگوں کا وطن قدیم ہے۔ آج کل شاہجہاں آباد میں پیشہ تجارت کرتے ہیں۔ ان کے دیوان کا دو تین جزو دیکھا۔ قصیدہ، غزل اور مثنوی سب خوب ہیں۔ کلام شاعرانہ ہوتا ہے۔ تخلص سے ظاہر ہوتا ہے کہ صالح آدمی ہیں۔ حجام پسر پر ایک مثنوی اچھی کہی چنانچہ مثنوی سے چند شعر لکھے جاتے ہیں۔ (۶ شعر مثنوی کے) (غزل کے ۱۳ شعر)

۲۶۲۔ **مجذوب** فصیح و بلیغ مرزا غلام حیدر، استاد استادان مرزا رفیع سودا کے بیٹے۔ گرچہ دیر آشنا ہیں مگر جس سے آشنا ہوئے آشنا رہے۔ ان کی طبیعت کی بلندی سخندانی کے باوجود

خاموشی پر مائل۔ کم سخن بغایت ہے۔ سچ ہے۔ ؂

خاموشی کہ داشت علی از کمال داشت
آب گہر بہ موج صدا نیست آشنا

کبھی کبھی غزل اور اشعار کہہ لیتے ہیں۔ (۴۰ شعر)

۲۶۳۔ مدعا۔ میر عوض علی، وطن اصلی شاہجہاں آباد۔ ہشاش بشاش، کشادہ پیشانی، خوش معاش، متواضع، بار باش۔ شاعر بے نظیر اور منشی خوش تحریر، مخزن اشعار اور معدن اخلاق طبیعت۔ بہادر قدردانی کے طور پر عنایت خاں پسر حافظ خاں تین سو روپیہ (کو ماہانہ) دیتے تھے۔ کچھ دنوں بریلی میں مقیم رہے۔ آجکل پتہ نہیں کہ کہاں ہیں۔ اشعار ریختہ کم دیکھنے میں آئے لیکن محبت خاں کی شادی کے موقع پر جو ایک قصیدہ "لپاک ٹپاک" کی زمین میں کہا اس میں تازہ مضامین لائے ہیں اور انھوں کی زبان استعمال کی ہے (قصیدہ ۷ شعر) اس قصیدہ میں مختلف موضوع پر شعر کہے ہیں اس زمین میں مرزا سودا کے قصیدہ کے بعد حقیقت یہ ہے کہ خوب کہا ہے۔

۲۶۴۔ محبت۔ نواب ذی شان محبت خاں پسر حافظ الملک حافظ رحمت خاں۔ باوجود امارت طبیعت متواضع پائی ہے بعض اوقات یہ صاحب جو روسیا اور قدرداں شعرا جیسے مضمون تازہ کی فکر کرتے ہیں اور خواجہ حسن یا میاں حسرت کی اصلاح سے شعر کہنے کی جرأت

کرتے ہیں تو برجستہ اشعار موزوں کر لیتے ہیں۔ اس عہد کے اکثر شعرا سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔ ان کی ذات غنیمت ہے (۱۹ اشعر)

۲۶۵۔ **مدہوش**۔ صاحب ہوش و گوش میر نبی جان خواجہ محمد باسط قدس سرہٗ کے پوتے۔ جوان خوش رو نیک خو، میرزا سوز کے شاگرد۔ ابھی مشق کی ابتدا ہے۔ زمانہ سے فرصت ملتی ہے تو دو تین اشعار کہہ لیتے ہیں۔ بندہ سے بہت آشنائی ہے۔ (۱ شعر)

۲۶۶۔ **مشتاق**۔ میر حسن۔ شاہجہاں آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے اشعار شہر کے اطراف میں مشہور رہے ہیں۔ بندہ سے فیض آباد میں ملاقات ہوئی ہے۔ ایلچ خاں کے احاطہ میں سکونت ہے۔ کبھی کبھی بازار میں ملاقات ہو جاتی ہے۔ ظاہرا معلمی کا پیشہ کرتے ہیں۔ ساٹھ سال کے قریب عمر ہوگی لیکن باوجود اس بزرگی کے بڑی عاجزی اور انکساری سے پیش آتے ہیں۔ منصف مزاج ہیں۔ ان کے چند اشعار ہاتھ آئے دور متوسطین کے شعرا کے طرز پر کہتے ہیں۔ (۱۲ شعر)

حرف ن

متقدمین

۲۶۷۔ **نوری**۔ ملا نوری۔ قصبہ اعظم پور کے قاضی زادوں میں تھے۔ ملا نیضی سے بڑا ربط تھا۔ فارسی کہتے تھے۔ کبھی کبھی ہندی بھی۔ تذکرہ قائم میں ایک شعر دیکھا وہی لکھا۔ (۱ شعر)

۲۶۸۔ **نامی** ۔ دکن کے ناموروں میں تھے۔ اپنے شہر کی زبان میں اچھا دیوان مرتب کیا ہے چونکہ ریختہ کی بنیاد اول دکن میں پڑی اسی بنا پر اس فن کے معنی شناس ہر دیار کے طرز بیان کو معیوب نہیں سمجھتے اور معانی کی پیروی کرتے ہیں ۔ بہر کیف کلام نامی سے دردمندی کی بو آتی ہے۔ (۴ شعر)

۲۶۹۔ **نوری** ۔ یہ دوسرے نوری سید شجاع الدین گجرات کے باشندہ نوکری پیشہ۔ ایک مدت تک نوکری کے سلسلہ میں حیدرآباد رہے چونکہ بڑی قابلیت رکھتے تھے اور اس دیار کے لوگ نالائقوں کو عزیز رکھتے تھے حاسدوں نے ان پر وزیر زادہ کی محبت کی تہمت لگائی۔ آخر اس بیچارہ نے شہر چھوڑ کر سرہند کی راہ لی۔ وہاں کچھ دنوں رہے پھر انتقال ہو گیا۔ (۱ شعر)

۲۷۰۔ **ندیم** ۔ میرزا اعلیٰ نقی وطن شاہجہاں آباد۔ بڑے قابل آدمی تھے۔ فارسی اشعار اور مرثیہ اور ریختہ بڑی خوبی سے کہتے تھے چنانچہ ان کے اکثر مرثیے مشہور ہیں ۔ (۲ شعر)

متوسطین

۲۷۱۔ **ناجی** ۔ محمد شاکر۔ میاں آبرو کے معاصر۔ دور محمد شاہ کے اوائل میں تھے۔ ظریف طبع تھے اکثر اپنے لطیفوں اور چٹکلوں سے لوگوں کو ہنساتے تھے مگر خود نہیں ہنستے تھے صرف مسکرا دیتے تھے۔ وطن شاہجہاں آباد تھا صنعت ایہام کی بڑی تلاش رہتی تھی

جس کا اس دور متوسطین میں رواج تھا۔ (۲۵ شعر)

۲۷۲۔ **نادر**۔ محمد شاہی دور کے۔ کوٹلہ فیروز شاہ میں رہتے تھے۔ ندرت سے کہتے۔ اشعار کم ملتے ہیں مثل مشہور ہے" النادر کالمعدوم" ان کی فکر پرمغز اور کلام استادوں کے ہم پایہ ہوتا تھا۔ (۳ شعر)

۲۷۳۔ **نوراللہ**۔ مرزا نوراللہ شاہجہاں آبادی ایک فرنگی بچہ پر عاشق تھے اور آوارہ پھرتے تھے یعنی سودائی ہو گئے تھے اور کچھ حال معلوم نہیں۔ (۱ شعر)

۲۷۴۔ **مرزا مدو**۔ علی نواز خاں عرف مرزا مدو۔ عمدۃ الملک کے ممتاز رفیقوں میں تھے چنانچہ آج کل اسی شہر میں مقیم ہیں۔ (۱ شعر) (ان کا تخلص حرف نون سے ہوگا تخلص نہیں لکھا)

۲۷۵۔ **نثار**۔ خواجہ محمد اکرم۔ میر تقی کے شاگرد۔ بندہ نے ان کو نہیں دیکھا۔ (۵ شعر)

۲۷۶۔ **نثار**۔ میر عبدالرسول مشہور نجیب و شریف۔ سنجیدہ و فہمیدہ۔ وطن اکبر آباد۔ ان کے بزرگان فرخ سیر کے عہد میں عزت سے بسر کرتے تھے۔ بندہ نے ان کو شاہجہاں آباد (دہلی) دیکھا تھا۔ میر تقی کے یاروں (شاگردوں) میں تھے۔ فکر و طبیعت مسرت افزا۔ آج کل کچھ حال معلوم نہیں کہاں ہیں۔ (۱۰ شعر)

متاخرین

۲۷۷۔ **نثار**۔ محمد پناہ خاں۔ جوان مؤدب متواضع۔ بندہ سے

بڑی دوستی ہے۔ پہلے جب یہ فیض آباد رہتے تھے تو مشاعرہ کے
روز فقیر خانہ پر آتے تھے۔ گرچہ اس زمانہ میں شعر کہتے نہ تھے پھر بھی
سخن رنگین کو توجہ سے سنتے تھے۔ آج کل بیرم خاں کے ساتھ شاہجہاں
آباد میں مقیم ہیں۔ سنا ہے کہ خواجہ میر درد سے اصلاح لیتے ہیں۔
ان کے اشعار مشہور نہ ہوئے دو تین شعروں سے زیادہ سننے
میں نہ آئے۔ (۱ شعر)

۲۷۸۔ نعیم۔ نعیم اللہ شاگرد حاتم۔ شاہجہاں آباد کے باشندے۔
لوگوں کا خیال ہے کہ بڑے خود پسند ہیں۔ بندہ نے ان کو نہیں
دیکھا۔ دیوان مختصر ہے۔ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی فکر
سرسری ہوتی ہے۔ بلندی تک نہیں پہنچی۔ ہاں کبھی کبھی اچھا کہہ
لیتے ہیں۔ (۲ شعر)

۲۷۹۔ نثار۔ میاں امان اللہ معمار شاہجہاں آبادی۔ بہت پسند
ہیں۔ اکثر الفاظ درست استعمال کرتے ہیں۔ اشعار ریختہ بخوبی
کہتے ہیں۔ ابھی تک اسی شہر میں ہیں۔ (۱ شعر)

۲۸۰۔ نالاں۔ محمد عسکری شاہجہاں آبادی۔ اس دیار کے خوشگو
شاعر۔ اسی شہر میں رہتے ہیں۔ شاہ حاتم کے شاگرد ہیں۔ (۱ شعر)

۲۸۱۔ ندا۔ شریف و نجیب میر مرتضیٰ وطن دہلی۔ بڑے
متواضع آشنا دوست۔ طبع موزوں رکھتے ہیں اکثر اپنے
طرز کے اشعار کہتے ہیں۔ (۱ شعر)

حرف واو

متقدمین

۲۸۲۔ **ولی**۔ درویش شاہ ولی اللہ گجرات کے مشہور و معروف۔ کسی حسین پر عاشق ہوئے۔ شاہ عالمگیر کے عہد میں ہندوستان آئے اور شاہ گلشن کی خدمت سے فائدہ اٹھایا۔ انہی کی توجہ سے مقبول انام ہوئے۔ ان کی تعریف تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ ریختہ کی بنیاد کو ایسا مستحکم بنا دیا کہ آج تک اس کی بلندی آسمان سے باتیں کرتی ہے۔ چونکہ دکنی ہیں اسلئے اکثر اپنی زبان میں اشعار کہے ہیں ریختہ کی ابتدا کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ اس فن کے استاد اول وہی ہیں۔ (۱۲۰ شعر)

متوسطین

۲۸۳۔ **واحد**۔ محمد واحد۔ عہد محمد شاہی میں کمسن تھے۔ شیریں گفتار۔ کم عمری ہی میں مر گئے۔ شاہجہاں آباد دہلی تھا بیگل مسجد کے محلے میں رہتے تھے۔ (۱ شعر)

۲۸۴۔ **وحشت**۔ میر ابوالحسن۔ تیر انداز خاں مرحوم کے پوتا۔ سپاہی پیشہ نوکری ذریعہ معاش۔ سودا کے شاگرد تھے یہ زمانے کی بات ہے جبکہ خان آرزو کے یہاں مجلس مشاعرہ منعقد ہوتی تھی۔ عرصہ ہوا مر گئے۔ لائق جوان تھے۔ (۹ شعر)

۲۸۵۔ **ولایت** ۔ میر ولایت اللہ خاں مقبول درگاہ المعارف آگاہ۔ شریف سید۔ پسر میر باقی۔ اصلی وطن خوست معتقد خواجہ جعفر کے مرید تھے۔ بندہ نے ان کو شاہجہاں آباد میں فقرا کی مجلس میں دیکھا ہے۔ بڑھاپے میں ان کا چہرہ چاندکی مانند روشن تھا۔ فقیری میں شاہانہ زندگی بسر کرتے تھے ساری دنیا ان کی عزت کرتی تھی تصوف کی طرف طبیعت زیادہ مائل تھی۔ کیا فارسی کیا ہندی سب میں صوفیانہ اور توحید کے مضامین موزوں کرتے تھے ان کے کلام کی خوبی کو ایک عارف ہی سمجھ سکتا ہے بارہ سال ہوئے کہ انتقال ہوا۔ (۱ رباعی)

متاخرین

۲۸۶۔ **وفا** ۔ لالہ نول رائے۔ محمد قائم کے تذکرہ سے معلوم ہوا کہ ایک نوخیز جوان تھے علم و عمل سے آراستہ۔ ہوش، گوش، فہم، ذکا، حلم اور حیا سب رکھتے تھے۔ مزاج کی لطافت گل سے بڑھ کر بلبل کی مانند عاشق و شیدا۔ ان کے چھوٹے بھائی راجا کلاپ رائے امیر الدولہ نواب نجیب خاں مرحوم کے مدارالمہام دیوان تھے۔ لیکن یہ خود کتابوں میں غرق، حصول علم میں مستغرق رہتے اور دردمند دل پایا تھا عاشق مزاج تھے۔ اکثر فارسی اور ریختہ شعر کہتے۔ خدا سلامت رکھے۔ (۲ شعر)

۲۸۷۔ **میر مبارک** ۔ میر مبارک علی پسر شاہ قدرت اللہ۔ اپنے

والد کے ساتھ مرشد آباد میں رہتے تھے۔ (۱ شعر)
(ان کا تخلص حرف واؤ سے ہوگا۔ نہیں لکھا)

۲۸۸۔ **وحشت** ۔ میر بہادر علی۔ میاں حسرت کے یار وں (شاگردوں)
میں۔ سید زادہ خوش اوقات نیک صفات وضع دار بوائی سپاہی
پیشہ۔ اکثر گورکھپور کی طرف نوکری پر رہتے۔ درد وال طبع ہیں۔
بندہ سے بڑی آشنائی ہے۔ لوگوں کی فرمائش سے بانٹ گھائی کے
طرز پر ایک بارہ ماسہ لکھا ہے۔ (۲۳ شعر)

۲۸۹۔ **واقف** ۔ شاہ واقف۔ عارف باللہ شاہجہاں آبادی۔
ابتدا میں عالم مستی و بے بکا کی میں اچھے اشعار کہتے تھے۔ آج کل
فکر بلند کی وجہ سے اتنے بلند اشعار کہتے ہیں کہ ہم جیسے پست فہم
لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں جو اشعار سمجھ میں آسکے وہ لکھے جاتے
ہیں۔ خدا ان کی ذکر کو روز بروز بلند کرے نواب شجاع الدولہ
کی سرکار میں نقش نویسی کے الزام میں ناحق گرفتار ہوئے۔
اس سے متعلق اپنے حسب حال یہ غزل کہی۔ ؎

دور آیا ہے کہ ہوں شاہ و گدا پھرتے ہیں
بے خطا پھرتے ہیں اور اہل خطا پھرتے ہیں

پوری غزل اسی طرح ہے۔ ان کا طرز ناصر علی اور جلال اسیر کے
طرز کے مانند ہے آج کل مشق سخن کو چھوڑ کر متعلق معانی رمل
اور نجوم کے مطالعہ میں غرق رہتے ہیں۔ خدا انجام کو پہنچائے۔ (۲۳ شعر)

۲۹۰- **وارث** - محمد وارث الہ آبادی ان کو دیکھا تو نہیں مگر سنا ہے
کہ ایک طالب علم موزوں طبع ہیں۔ فارسی اور ریختہ کہتے ہیں تخلص
وارث ہے مگر اکثر الفاظ ناپڑھا کر وارثا بھی لکھتے ہیں۔ دوری کی اور
کم شہرتی کے باعث ان کے اشعار سننے میں نہ آئے جو مل سکے لکھ دیا۔
(آجکل الہ آبادی میں مقیم ہیں۔ (۵ شعر)
(ان کے ایک شعر میں لفظ "باڑ باڑ" آیا ہے
میر حسن لکھتے ہیں کہ کلام کی خوبی اسی سے ظاہر ہے)

۲۹۱- **وہم** - میر محمد وہم - جوان صاحب دل، خوش وضع نیک
خصال، میر تقی خیال کے بیٹے ہیں جنھوں نے فردوس آرام گاہ
کی فرمائش سے بوستان خیال ۲۴ جلدوں لکھی گویا ساری
عمر اسی میں صرف کر دی۔ ایسا کام کہ انسان کے بس سے باہر ہے۔
والد کے تخلص خیال کی رعایت سے اپنا تخلص وہم رکھا۔ فکر
روزگار کی وجہ سے شعر و سخن کی طرف کم مائل ہیں۔ اشعار کے
انتخاب کا بڑا اچھا سلیقہ ہے چونکہ وہ میرے دوستوں میں ہیں
اس لئے ان کی تعریف اپنی زبان سے کرنا مناسب نہیں۔ سب
پہ ظاہر ہے۔ (۵ شعر)

حرف ہ

متقدمین

۲۹۲- **ہاشم** - دکن میں کوئی شاعر گذرے ہیں۔ (۲ شعر)

۲۹۳- ہاتف - یہ بھی کوئی ہیں۔ (ا شعر)

متوسطین

۲۹۴- ہدایت - سید ہدایت علی خاں صوبہ دار عظیم آباد ابتدائے عہد محمد شاہ میں تھے۔ ہدایت تخلص تھا۔ (۱ شعر)

(تخلص ضمیر تھا)

۲۹۵- ہلینگا - میر ہلینگا۔ دہلی کے شرفا میں تھے۔ کسی پر عاشق تھے۔ مادر زاد لنگڑے تھے۔ طبع موزوں تھی۔ کبھی کبھی دو چار شعر کہہ لیتے تھے۔ مشہور شاعر نہ تھے۔ حاسدوں اور رقیبوں نے جرم عشق میں ان کو مار ڈالا۔ (۱ رباعی)

متاخرین

۲۹۶- ہدایت - میاں ہدایت اللہ۔ فصیح و بلیغ۔ متواضع اور مروت پیشہ۔ مثلیں اور محاورے خوب استعمال کرتے ہیں۔ عالی طبع درویش، دل پذیر بے نظیر۔ اصلی وطن شاہجہان آباد۔ خواجہ میر درد کے شاگرد۔ کچھ دنوں سے محمد ولی بیکدل شاعر فارسی کے ہمراہ بنارس اور اودھ میں رہتے تھے۔ بنارس کی تعریف میں ایک مثنوی اچھی کہی ہے۔ آجکل خواجہ میر درد کی خدمت میں گوشہ نشیں ہو گئے ہیں۔ (۸ اشعر)

۲۹۷- ہاتف - مرزا محمد شاہجہان آبادی۔ درویشی کے عالم میں شعر و رباعی لکھنے کے شغل میں رہتے ہیں۔ ہاتف تخلص

تضمینیں کہتے ہیں۔ (۱ شعر)

حرف ی

متقدمین

۲۹۸۔ **یونس**۔ حکیم یونس۔ حال معلوم نہیں۔ (۲ شعر)

متوسطین

(ایک شعر اس دیار کے ایہام بندوں کا ملا معلوم نہیں
کس کا ہے۔ معنی پر پیچ رکھتا ہے)

توحید عشق کی ہوں اثبات کو نہ پوچھو
باقی رہا فنا سے جس نے بچی ہے مالا

(یعنی حرف 'یا' 'لا' دونوں نفی ہیں در نفی نفی سے اثبات ہوتا ہے)

۲۹۹۔ **یک رنگ**۔ مصطفیٰ قلی خاں۔ جلیل خوش آہنگ۔ عہد فردوس آرام گاہ میں امیروں میں تھے۔ خان جہاں لودھی کے پوتے۔ ملازمان شاہی میں سے تھے۔ میاں آبرو کے معاصر۔ (۲۱ شعر) چند شعر مرثیہ میں بھی کہا ہے۔ (۳ شعر)

۳۰۰۔ **یکرو**۔ میاں آبرو کے شاگرد تھے۔ فکر سے بلندی ظاہر ہوتی ہے۔ (۱ شعر)

۳۰۱۔ **یکدل**۔ میر عزت اللہ۔ سید عالی نسب۔ عاشق سخن۔ اکثر شعرا سے دوستی تھی۔ شعر کم کہتے زیادہ تر مدح اور منقبت بڑے ذوق

و شوق سے کہتے ۔ (۵ مصرعے)

۳۰۲۔ **یاد** ۔ میر احمد محبوب روزگار یار طرحدار ۔ شاہ اللہ یار کے بیٹے ۔ وطن شاہجہاں آباد ۔ ایک جوان بڑے حسین و جمیل کہ یوسف ثانی کہیے ۔ ایک دنیا ان کے حسن پر ریجھی ہوئی تھی ۔ احمد شاہ کے عہد میں ان کے حسن و جمال کا شہرہ تھا اس دور کے جتنے شعرا تھے سب ان پر فریفتہ تھے اور یہ خود بھی ان سب سے ملتے تھے ۔ اکثر اصلاح میر تقی میر سے لیتے ۔ موزوں طبع تھے کبھی کبھی دو چار شعر کہہ لیتے ۔ عربی شرح ملا تک پڑھی تھی ۔ میاں مضمون سلمہ اللہ ان پر نظر الفت رکھتے تھے چنانچہ اب تک یہ حال ہے کہ جب ان کا ذکر آتا ہے تو روتے ہیں ۔ الغرض جوانی ہی میں فوت ہوئے ۔ (۲ شعر)

۳۰۳۔ **یقین** ۔ شاعر درد مند و حزیں انعام اللہ خاں پسر اظہر اللہ خاں ۔ محمد شاہ کے عہد کے جوان ۔ بڑے نازک مزاج اور مرزا منش ۔ صاحب دیوان ۔ شہرت کے باعث تعریف کے محتاج نہیں ۔ میر تقی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مشہور ایسا ہے کہ کہ میرزا مظہر نے ان کو سارا دیوان کہہ کر دیا ہے ۔ خود اشعار موزوں نہیں کر سکتے ۔ مجھے یقین نہ آتا تھا لیکن میرزا سودا اور میر سوز نے گواہی دی کہ ایک دن انعام اللہ خاں کے یہاں گئے اور امتحان کی غرض سے ایک مصرعہ طرح دیا اور بہت اصرار کیا لیکن انہوں نے ایک مصرعہ بھی موزوں نہ کیا سخن فہمی کا

بھی مذاق نہیں رکھتے۔ "واللہ اعلم" ہوگا۔ مجھ کو اس سے کیا کام، اچھی چیز جس دوکان سے بھی ملے۔ ان کے اشعار بہت نمکین اور مؤثر ہوتے ہیں۔ کلام درد سے خالی نہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے والد نے ان کو بے گناہ قتل کر دیا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے نعش دریا میں ڈال دی۔ قتل کا سبب یہ معلوم ہوا کہ ان کے والد کو اپنی لڑکی سے تعلق تھا۔ نعوذ باللہ اور یہ ان کو اس امر سے مانع آتے تھے۔ اس حرکت کو پوشیدہ رکھنے کے لیے انہوں نے ایسی حرکت کی۔ اکثر لوگ اس امر کی ایسی ہی شہادت دیتے ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے (۸۷ شعر)

[ان کا ایک شعر ہے ۔ ؎

کیا بدن ہوگا کہ جس کے کھولتے جامے کا بند
برگ گل کی طرح ہر ناخن معطر ہو گیا

عجب اتفاق ہے کہ یہ شعر آنند رام مخلص کے اس شعر سے توارد ہو گیا مخلص ان کے ہم عصر تھے۔ معلوم نہیں اصل مضمون کس کا ہے ؎

ناخن تمام گشت معطر چو برگ گل
بند قبائے کیست کہ واکردہ ایم ما]

متاخرین

۴۷۳۔ **یاس۔** حسین اور موزوں طبع، حسن علی خاں پسر زین العابدین خاں ولد نواب اسلام خاں بن عقیدت خاں

بن نواب امیر خاں کلاں نعمت اللہی۔ جوان خلیق غریب پرور قدرداں و قدرشناس۔ اکثر میاں حسرت سے مشورہ سخن کرتے ہیں۔ ابھی نومشق ہیں۔ اگر طبیعت اس فن پر راغب رہی تو اچھا کہنے لگیں گے۔ آج کل عربی کی تعلیم پر مائل ہیں ان کا کیا کہنا کہ اپنی عمر عزیز کو اسی نحو پر صرف کرتے ہیں۔ نواب عالیہ کے قریبی متوسلین میں ہیں۔ (۲۲ $\frac{1}{2}$ شعر)

خاتمہ

الحمد للہ کہ یہ تذکرہ بندہ فقیر میر حسن نے ۱۱۹۱ھ میں مکمل کیا۔ یاد رہے کہ سب شعرا کے کلام کا احاطہ کرنا گویا دریا کو کوزہ میں سمانا ہے۔ اسلیئے کہ شاید ہی کوئی علاقہ ہو جہاں کوئی شاعر نہ ہو۔ لہذا اس بندہ کو اتنا مقدور کہاں کہ ہر جگہ کے شعرا کے حالات کی جستجو کرے اور ہر شاعر کے کلام کو درج تذکرہ کرے۔ ہاں جن شعرا کے حالات سنے یا تذکروں میں دیکھے یا خود ان سے ملاقات رہی تو کچھ حال ان کا یہاں درج کیا۔ اگر ناواقفیت کی بنا پر کسی کا ذکر چھوٹ گیا ہو تو معذور رکھا جاؤں۔ اس کے بعد جو شخص صحیح ہوگا وہ اپنے معاصرین کے حالات ماسوا ان کے جو اس تذکرہ میں مذکور ہوئے لکھے گا۔ اسی طرح لوگ یکے بعد دیگرے لکھتے آئے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ بقول عمر خیام ؎

ہر نقش قدم سیہ افسرے می بود ہر کہنہ خرابہ یادگارے می گوید

دنیا ست فسانہ پارہ ما گفتیم ☆ واں پارہ کہ ماندہ دیگرے می گوید

Date	No.	Date	No.